زنانہ امراض

اور

ان سے تحفظ

:۔ مصنف :۔

ڈاکٹر محمد رفیع احمد

بی۔ ایچ۔ ایم۔ ایس (کلکتہ)

سابق سینئر ہاؤس فیزیشن، کلکتہ ہومیوپیتھک میڈیکل کالج اینڈ ہاسپٹل،
سابق چیرمین، ہومیوپیتھک لٹریچر ریسرچ کریکشن اینڈ اسٹینڈر ڈائجیشن کمیٹی
جنرل سکریٹری نیشنل آکز یلیم سوسائٹی آف ہومیوپیتھی (نیش)

ناشر

بی۔ جین پبلشرز (پرائیویٹ) لمیٹڈ، نئی دہلی۔ 110055

پیش لفظ

زنانہ امراض اور ان سے تحفظ : کے عنوان پر لکھی گئی یہ کتاب دور حاضرہ کی خواتین کے لئے ایک ایسی کتاب ہے جس کے مطالعے سے انہیں بڑی جانکاری حاصل ہوگی اور پھر وہ اپنی صحت کا محفوظ کرنے میں کامیاب رہیں گی کیوں کہ اس کتاب میں عورتوں کے ان امراض کو بیان کیا گیا ہے جو عام طور پر دیکھے جاتے ہیں اور جن سے ان کی صحت بری طرح متاثر ہوتی ہے۔ اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ بیشتر عورتیں انہیں معمولی سمجھ کر یا پھر شرم کی بنا پر بروقت ان کا علاج نہیں کراتی ہیں۔ نتیجتاً مختلف قسم کی پیچیدگیاں ان کے جسم میں جنم لیتی ہیں جو ان کے مستقبل کو پریشان کن اور اذیت ناک بنا دیتی ہیں۔ اس کتاب کے پہلے حصے میں انہیں پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ خواتین کے علاوہ ہومیوپیتھی کے طلبا و طالبات اور ڈاکٹر حضرات بھی اس کے مطالعے سے اپنی معلومات میں اضافہ کرسکتے ہیں۔

کتاب کے دوسرے حصے میں زنانہ امراض کے ہومیوپیتھی معالجات یعنی ان بیماریوں کی مریضاؤں میں عام طور پر استعمال کی جانے والی دواؤں کو یکے بعد دیگر علامتوں کے ساتھ بیان کی گئی ہیں جو عام طور پر تشخیص کی جاتی ہیں اور جوان کی شفا کا ذریعہ بنتی ہیں۔

کتاب کا یہ حصہ ہومیوپیتھی طلباء و طالبات کے علاوہ ڈاکٹر حضرات کے لئے بے حد مفید ہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ اس کتاب کو پڑھنے کے بعد لوگ اپنی رائے اور اپنے مشورے سے مجھے نوازیں گے جسے میں بخوشی قبول کروں گا۔ عام لوگوں کے ذہن کو سامنے رکھ کر میں نے یہ کتاب نہایت ہی عام فہم اور آسان اردو میں لکھنے کی کوشش کی ہے۔

میں اپنے عزیز دوست محمد اشرف الدین کا بہت ممنون ہوں جنہوں نے میری اس تخلیق کو کامیاب بنانے میں میری کافی مدد کی۔ اس کے ساتھ ہی میں اپنے بڑے

بھائی محمد صغیر احمد کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی ہمت افزائی اور اعانت میرے لئے بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ اس کتاب کے ناشر بی جین پبلشرز (نئی دہلی) کا بھی بے حد شکرگزار ہوں جنہوں نے یہ کتاب شائع کرکے میری اس کوشش کو کامیاب بنانے میں بھرپور تعاون دیا اور میری کوششوں کو سراہا۔ اس کے علاوہ میں اس ادارے کے ڈائریکٹر جناب کلدیپ جین کا خاص طور پر شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

محمد رفیع احمد

بی۔ ایچ۔ ایم۔ ایس

13-1-H-2 پٹوار بگان لین کلکتہ 70009

مغربی بنگال

فہرست مضامین

شمار	مضمون	صفحہ

پہلا حصہ

دوسرا حصہ

پہلا باب

مینارکی (MENARCHE)
اور
ڈسمینوریا (DYSMENORRHOEA)

دور حاضرہ میں سماج کی بگڑی ہوئی حالت اور جدید طرز تعلیم زنانہ امراض کی وجوہات ہیں جیساکہ میں نے اپنی طبی پیشے کی مشاہداتی مدت کے دوران نتیجہ اخذ کیا ہے۔ ان وجوہات کی بنا پر بہت ساری لڑکیاں عہد شباب میں قدم رکھتے ہی اپنی صحت اور خوبصورتی کھو بیٹھتی ہیں آج ہمارے سماج میں عریانیت' بے راہ روی' بیجا کھلی آزادی اور بڑے چھوٹے کے درمیان شرم و حیا کی دیوار اس طرح ڈھا دی گئی ہے کہ جیسے ایک ہی حمام میں سبھی ننگے نظر آتے ہیں۔ آج ٹی۔ وی کو تعلیم کا ذریعہ بنا کر پیش کیا جارہا ہے۔ اس نقطہ نظر سے بیشک یہ درست خیال ہے مگر ساتھ ہی ساتھ اس کی آڑ میں مغربی تہذیب بھی منظر عام پر لائی جارہی ہے۔ یہ وہی تہذیب ہے جس میں عریانیت' بے راہ روی اور جنسی آزادی کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے۔ اس تہذیب کے منظر عام پر آنے کی وجہ سے آج ہمارے سماج میں بے انتہا برائیاں بڑی تیزی کے ساتھ پھیلتی جارہی ہیں۔ چھوٹے چھوٹے بچے اور بچیاں اس سے بے حد متاثر ہوئے ہیں' جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج کل کی بچے اور بچیاں کم عمر میں ہی سن بلوغ کو پہنچ جاتی ہیں اور وہ گمراہی کے راستے میں بھٹکنے لگتے ہیں۔ ان کی یہ گمراہی غلط فعل و حرکت کی طرف اکساتی ہے۔ یہاں تک کہ بہت سی لڑکیاں بھٹک کر غلط قدم اٹھالیتی ہیں۔ جس کا خمیازہ انہیں ہی بھگتنا پڑتا ہے۔ ان کی زندگی میں خوشی کے بدلے اداسی آجاتی ہے۔ ان کا مستقبل تاریک اور پریشان کن ہوجاتا ہے۔ ان لڑکیوں میں صحت کا بگڑنا گویا ایک ماں کی صحت کا بگڑنا ہے کیوں کہ آج کی بچیاں یا لڑکیاں مستقبل میں بننے

والی مائیں ہیں۔ نوجوانی کے دور میں ان کی صحت کے بگڑنے کی وجہ سے آگے چل کر ایسی لڑکیوں میں عمل آفزائش یعنی تولیدی قوت زائل ہوجاتی ہے۔

قدرت نے دنیا کی تمام لڑکیوں کو منفرد خصوصیات سے نوازا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دو لڑکیاں کبھی ایک جیسی نہیں ہوسکتیں۔ اسی اصول قدرت پر مبنی مختلف لڑکیوں کا عمل حیض ایک دوسرے سے جدا ہوتا ہے۔ اگرچہ عمل حیض ایک معمولی جسمانی و طبعی عمل ہے اور اگر یہ غیرمعمولی طریقے سے ہوتا ہے تو اس گڑبڑ کی وجہ سے ایسی لڑکیوں میں بہت ساری دوسری بیماریاں جنم لیتی ہیں جن میں مبتلا ہوکر ان کی صحت دن بدن بگڑتی جاتی ہے۔

اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ دس سے بارہ برس کی عمر میں ماہواری یعنی عمل حیض شروع ہوجاتا ہے جسے طبی اصطلاح میں مینار کی (MENARCHE) کہتے ہیں۔ کوئی ضروری نہیں کہ یہ عمل اسی عمر میں ہی شروع ہو بلکہ مشاہدے سے یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ بعض لڑکیوں میں ماہواری دس سال سے پہلے بھی ہوجاتی ہے تو کچھ لڑکیوں میں بارہ سال کی عمر کے بعد بھی ہوتی ہے یعنی 10 سے 18 سال کے درمیان بھی کبھی کبھی شروع ہوتی ہے۔ عام طور پر لڑکیوں میں عمل حیض کا چکر 25 دن کا ہوتا ہے جسے ماہواری کا چکر کہتے ہیں اور جس کا وقفہ 4 سے 5 دن کا ہوتا ہے۔ ان چار پانچ روز میں جو علامتیں ظاہر ہوتی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

(1) کمر، پیڑو یعنی پیٹ کا نچلے حصے میں بھاری پن کا احساس کرنا

(2) سستی اور کمزوری کا احساس ہونا

(3) سینے میں بھاری پن کا احساس ہونا

(4) نیک خیالات کے اظہار کرنے کی چاہت

(5) بار بار پیشاب کرنے کی حاجت محسوس کرنا

(6) ہر شئے سے دل اچاٹ ہوجانا

(7) کسی بھی کام کرنے میں ناکام ہونے کا ڈر لگنا

(8) چڑچڑاپن کا آنا

مندرجہ بالا تمام کیفیتیں اور علامتیں عورتوں کی بچہ دانی کی بیماریوں میں بھی ضرور پائی جاتی ہیں مگر یہ سب میں یکساں نہیں ہوتیں۔ جس طرح دو لڑکیوں کی خاصیت یکساں نہیں ہوتی ٹھیک اسی طرح دونوں کی بچہ دانی کی خاصیت میں بھی فرق ہوتا ہے۔ بعض دفعہ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ کوئی کوئی لڑکی اپنے بچہ دانی کو ٹھیک طرح سے سمجھ نہیں پاتی۔ اگر ایسی لڑکیوں کی پوری زندگی کی ماہواری کی ہسٹری لی جائے تو پتہ چلے گا کہ عمل حیض کی تصویر ان میں یکساں نہیں رہی بلکہ ہمیشہ اس میں تبدیلی آتی رہی۔ ایسی لڑکیوں کو چاہئے کہ شرم و حیا سے گریز کرے اور کسی اچھے ڈاکٹر سے صلاح و مشورہ لے اور وقت پر اس کا علاج کرائے۔ آج کل زیادہ تر لڑکیوں میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ ماہواری کے وقت درد کی شدت کی تاب نہ لاکر دوا کی دوکان سے درد کی گولی منگواکر یا خود خرید کر کھالیتی ہیں جس سے کچھ دیر کے لئے افاقہ ہی ہوجاتا ہے مگر آہستہ آہستہ اس درد کی شدت میں بھی ہرماہ اضافہ ہی ہوتا رہتا ہے اور ہرماہ اسی طرح خود سے اپنا علاج کرتی رہتی ہیں۔ مگر کسی سند یافتہ ڈاکٹر کے پاس جانے سے گریز کرتی ہیں۔ یہاں تک کہ اپنے گھر کے لوگوں سے کہنا بھی گوارا نہیں کرتیں۔ انہیں بھی اپنی کیفیت بتانے میں شرم و حیا محسوس کرتی ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ درد کی شدت حد سے زیادہ تجاوز کر جاتی ہے اور جس کے نتیجے میں بچہ دانی دوسرے مرض کا شکار ہوجاتی ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ اس طرح خود سے خرید کر یا دوا کی دوکان سے درد کی گولی کھا کھا کر اس سے پیدا ہونے والے برے اثرات سے بھی متاثر ہوتی ہیں جس سے صحت بھی بگڑنے لگتی ہے۔ دن بدن چہرے کی رونق ختم ہونے لگتی ہے۔ چہرے پر ایک طرح کی اداسی اور بے بسی کی تصویر نظر آتی ہے۔ ذہن پر بھی کافی اثر پڑتا ہے۔ چڑچڑاپن حد درجہ یکساں رہتا ہے۔ کسی کی بات اچھی نہیں لگتی۔ یہاں تک کہ اگر کوئی اسکی بھلائی کے لئے اچھی باتیں کہتا ہے تو اسے گراں گزرتا ہے۔ ذرا ذرا سی بات پر غصہ آنے لگتا ہے گویا ہروقت اس کی ناک پر

غصہ موجود رہتا ہے۔ یہاں تک کہ دوسروں خاصکر اپنے سے چھوٹوں کو مارنا بھی شروع کر دیتی ہیں۔ ہر ماہ اس طرح کا شدت کادرد ہونا طبی کی اصطلاح میں ڈسمینوریا (DYSMENORRHOEA) کہلاتا ہے۔ ایسی حالت میں درد کی گولی کھاتے رہنے سے مرض اور زیادہ پیچیدہ ہوجاتاہے۔ اس وقت اگر یہ کسی اسپیشلسٹ ڈاکٹر سے علاج کرواتی ہیں تو انہیں DC کروانا پڑتا ہے جسے عام فہم زبان میں چھوٹا آپریشن کہا جاتا ہے۔ کبھی کبھی تو یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ ایسی مریضہ کو دوبارہ یہاں تک کہ تین تین بار یہ آپریشن کروانا پڑتا ہے۔ اس طرح کی پریشانی و مصیبت خود کی پیدا کردہ ہوتی ہے جس میں کافی وقت برباد ہوتا ہے ساتھ ہی ساتھ کافی پیسہ بھی خرچ ہوجاتا ہے۔ بار بار اس طرح کے چھوٹے آپریشن کروانے سے بچہ دانی میں سوجن ہوجاتی ہے جو آگے چل کر عمل افزائش میں رکاوٹ ڈالتی ہے۔ ایسی مریضہ میں یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ شادی کے بعد حمل کے ٹھہرنے میں دشواری ہوتی ہے۔ حمل زائل ہوجاتا ہے۔ اسی طرح ایسی لڑکیاں کافی دشواری، ذہنی تناؤ اور مصیبتوں سے گزرتی ہیں۔ ان لڑکیوں کو ماں بننے میں کافی وقت لگ جاتا ہے، ماں کے نہ بننے میں یا ماں کے بننے میں تاخیر ہونے کی وجہ سے ایک خوشحال اور سنہرے سنسار میں تناؤ کی دیوار کھڑی ہوجاتی ہے یہاں تک کہ بعض دفعہ تو یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بات طلاق تک جا پہنچتی ہے۔ اس طرح دو زندگیاں برباد ہوجاتی ہیں۔ آج کے دور میں صبر و تحمل بہت کم لوگوں میں پایا جاتا ہے۔ لوگ ایک دوسرے کو شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کسی کی بے بسی اور مجبوری میں بھی کھوٹ نظر آتا ہے لہٰذا ایسی نوبت نہ آئے تو بہتر ہے۔

اس کے لئے شرط یہی ہے کہ ہر لڑکی کو چاہئے کہ ایام ماہواری میں درد کی ٹکیہ خود سے خرید کرنہ کھائیں۔ ایسی دواؤں سے بالکل پرہیز کریں۔ ایسے وقت میں گھر کے لوگوں سے کچھ نہ چھپائیں اور نہ ہی شرم کریں۔ بلکہ انہیں اپنی تمام تکالیف بتائیں تاکہ گھر کے وارث یا دوسرے لوگ ڈاکٹر کے پاس لے جاکر وقت پر علاج کراسکیں۔ خود سے ڈاکٹر کو صاف صاف اپنی کیفیتیں بتائیں۔ شرم سے کسی بات کو نہ

چھپائیں کیوں کہ آدمی بات کہنے سے علاج ٹھیک نہیں ہوپاتا۔ بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ ایسی بیماریوں میں چھوٹا آپریشن ضروری ہوتا ہے مگر حقیقت اس کے برعکس ہے ان بیماریوں کا ہومیوپیتھی میں پورا اور کامیاب علاج ہوتا ہے۔ اس لئے ایسے حالات میں مریضاؤں کو چاہئے کہ کسی تجربہ کار اور سند یافتہ ہومیوپیتھی ڈاکٹر سے علاج کے لئے رجوع کریں کیوں کہ ہومیوپیتھی میں اس طرح کی بیماریوں کے لئے سینکڑوں دوائیں ہیں۔

دوسراباب

آمینوریا، (AMENORRHOEA) ویکیریس مینسٹروایشن (VICARIOUS MENSTRUATIN) اور حیض کا دب جانا (SUPPRESSION OF MENSES)

آپ کو یاد ہوگا کہ "زنانہ امراض اور ان سے تحفظ" کے عنوان سے منسلک پہلے باب میں میں ڈسمینوریا سے متعلق تفصیل بیان کرچکا ہوں۔ اس باب میں میں نے ان حالات کا ذکر کیا ہے جو دوران حیض کبھی کبھی رونما ہوتے ہیں، جن کا اثر حیض پر پڑتا ہے۔اس کی وجہ سے یا تو کبھی کبھی حیض رک جاتا ہے یا پھراس کی نوعیت بدل جاتی ہے جس کے نتیجے میں مریضہ کی صحت متاثر ہوتی ہے۔ اکثر یہ بات مشاہدے سامنے آئی ہے کہ لڑکیاں یا عورتیں ایسے حالات پر توجہ ہی نہیں دیتیں۔ اس لاپرواہی کی وجہ سے مستقبل میں انہیں بڑی پریشانیوں کاسامنا کرنا پڑتا ہے۔

بعض لڑکیوں میں یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ پہلا حیض، عمر مخصوص گزر جانے کے بعد بھی نہیں ہوتا۔ بچیوں کے والدین اپنی بچیوں کی اس حالت (جسے طبی اصطلاح میں آمینوریا کہتے ہیں) سے بڑے پریشان و حیران ہوجاتے ہیں جب کہ ایسی حالت میں پریشان نہ ہو کر انہیں اپنی بچیوں کی صحت پر دھیان دینا چاہئے کہ ایسی حالت میں انہیں خون کی کمی کی بیماری اینیمیا یا ٹی۔ بی کا مریض تو نہیں ہوگیا کیوں کہ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ نوجوان لڑکیوں میں خاص کر سن بلوغ میں پہنچنے والی لڑکیوں میں پہلے حیض کی تاخیر کی وجہ ان دو بیماریوں میں سے کوئی ایک بھی ہوسکتی ہے لہٰذا ان حالتوں میں ایسی لڑکیوں کو ڈاکٹر سے طبی معائینہ کرانا لازمی ہوتا ہے تاکہ روکاوٹ حیض ختم کی جاسکے۔

دوسری بات جو مشاہدے میں آئی ہے وہ یہ ہے کہ کچھ حالات ایسے ہوتے ہیں

جن کے اثر سے لڑکیوں یا عورتوں میں عمل حیض دب کر خون کا بہنا بند ہوجاتا ہے۔ حیض کے دب جانے سے ان کی صحت کافی متاثر ہوتی ہے جس کے نتیجے میں دوسرے امراض جنم لیتے ہیں۔ اس سلسلے میں ایک ایسی ہی مریضہ کا واقعہ پیش کرتا ہوں۔ اس مریضہ کی عمر لگ بھگ 17 سال تھی جو غیرشادی شدہ تھی۔ اس لڑکی نے اپنے ماموں کے گھر پرورش پائی تھی اور بچپن سے ان ہی کے گھر میں مقیم رہی۔ ایک طرح سے وہ اپنے ماموں کی لے پالک بیٹی بن گئی تھی۔ بڑے پیار و شفقت کے ساتھ اس کے ماموں نے اس کی پرورش کی۔ اچانک ایک دن ہارٹ فیل ہوجانے سے اس کے ماموں کا انتقال ہوگیا۔ موت کا یہ سانحہ اس کی آنکھوں کے سامنے ہی ہوتا ہے۔ جسے وہ برداشت نہیں کرپاتی ہے۔ اس حادثہ کا اثر اس کے ذہن پر کافی پڑتا ہے اور پھر دوسرے دن سے بالکل اداس اور خاموش رہنے لگتی ہے۔ سر میں کافی درد ہوتا ہے۔ بخار کی وجہ سے بدن ہر وقت تپتا رہتا ہے۔ علاقے کے کئی مشہور ڈاکٹروں سے علاج بھی کرایا جاتا ہے لیکن کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلتا ہے۔ اس طرح ڈیڑھ ماہ کا عرصہ گزر جاتا ہے۔ صحت کافی گرچکی ہوتی ہے۔ چہرہ پیلا پڑجاتا ہے۔ کھانے' پینے اور بات چیت کرنے میں ذرا بھی طبیعت نہیں لگتی۔ ایک دن میرے دواخانہ میں اس کی والدہ اسے علاج کے لئے لاتی ہیں۔ تفصیل سے ہسٹری لکھتے وقت جب حیض کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے تو اس کی والدہ مداخلت کرتے ہوئے کہتی ہیں۔ "ڈاکٹر صاحب جس دن سے اس کے ماموں کا انتقال ہوا اسی دن سے اس کا حیض رک گیا۔" میں نے پھر ایک سوال کیا "کیا اس کے ماموں کے انتقال کے دن وہ حیض میں تھی؟" اس کی والدہ نے اس سے پوچھ کر مجھے بتایا کہ وہ دن اس کی طبیعت کی خرابی کا دوسرا ہی دن تھا۔ (عام طور پر جاہل اور کم پڑھی لکھی عورتیں اور لڑکیاں ماہواری کے عمل کو طبیعت خراب ہونے سے تعبیر کرتی ہیں۔) اس مریضہ کی صحت کی خرابی کی وجہ یعنی صدمے کی وجہ سے حیض کا رک جانا! اسی بنیاد پر میں نے اسے ہومیوپیتھی کی ایک دوا (اگنیشیا) دی جس کے استعمال کے دو دن بعد بخار پوری طرح سے ختم ہوگیا اور اس

کے پانچ روز کے بعد پھر سے اس کا حیض شروع ہوگیا ایک ماہ کے بعد اس کی صحت پہلی جیسی ہوگئی۔ اس مریضہ کی کہانی جان کر آپ اس بات سے اچھی طرح واقف ہوگئے ہوں گے کہ دوران حیض ذہنی صدمہ یا شوک (Shock) لگنے سے حیض دب جاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں صحت بری طرح متاثر ہوتی ہے۔

مندرجہ بالا کیفیت کے علاوہ کچھ اور بھی حالات ہیں جو دوران حیض اگر رونما ہوتے ہیں تو اس سے خواتین کی صحت متاثر ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر کسی لڑکی یا عورت کو حیض ہو رہا ہو اور دوران حیض اسے برا بھلا کہہ کر اس کی رسوائی کی جائے اور اس بات کا اس کے ذہن پر اثر پڑے یا پھر وہ غصے سے جھنجھلا کر اس بات کا رد عمل ظاہر کرے تو اس کی ماہواری اس کی وجہ سے رک سکتی ہے۔ دوران حیض ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے یا حد سے زیادہ ناچنے کودنے والے کھیل مثلاً رسی سے کودنے سے بھی حیض رک سکتا ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ دوران حیض سردی میں سیر و تفریح کرنے سے بھی عمل رک سکتا ہے۔ لہٰذا ایسے حالات سے پرہیز کرنا بہت لازمی ہے۔

اگر ان حالات کی وجہ سے ماہواری رک جائے تو فوراً بلا تاخیر کسی بھی تجربہ کار اور سند یافتہ ڈاکٹر سے رجوع کریں تاکہ لڑکیاں خرابی صحت سے محفوظ رہ سکیں' کبھی کبھی یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ حیض کی مقررہ تاریخ میں حیض نہ ہو کر لڑکیوں یا عورتوں کی ناک سے خون گرتا ہے جسے طبی اصطلاح میں ویکیریس مینسٹرویشن (Vicarious Menstruation) کہتے ہیں۔

حیض کی پوری مدت تک یعنی تین چار دن تک رک رک کر تھوڑا تھوڑا خون ناک سے بہتا رہتا ہے۔ ایسے حالات میں مریضہ کی دیکھ بھال صحیح طریقے سے کرنا ضروری ہے۔ اس وقت خود کو کیسے کنٹرول رکھا جائے یہ نہ جاننے سے بیماری ہوتی ہے کبھی کبھی اس علم کی کمی سے اس کی زندگی کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ اس وقت جسمانی اور دماغی توازن کا ہونا ضروری ہے۔ اس وقت غیرضروری جسمانی اور دماغی دباؤ لانا

ٹھیک نہیں۔ اگر ایسے وقت میں مریضہ کی صحیح دیکھ بھال اور مناسب علاج نہ کرایا جائے تو اس حالت میں بچہ دانی پر بھی اثر پڑ سکتا ہے، اس لئے اس وقت اچھی غذا، کافی آرام، کھلی ہوا کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر کے مشورے کو اپنائیں۔

بعض دفعہ یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ کچھ لڑکیوں یا عورتوں میں عمل حیض کے بدلے دھات کی بیماری ہوجاتی ہے جسے (LEUCORRHOEA) کہتے ہیں۔ اگر یہ مرض اسی طرح جاری رہے تو حیض دبا رہے گا۔ جس کے نتیجے میں مریضہ کی صحت کافی بگڑتی جائے گی۔ ایسے حالات میں ہومیوپیتھی کافی موثر اور شفا بخش ثابت ہوتی ہیں۔

تیسرا باب

لیکوریا

(LEUCORRHOEA)

پچھلے دو ابواب میں زنانہ امراض سے متعلق کچھ بیماریوں اور کچھ ایسے حالات کا ذکر کیا گیا جس کے نتیجے میں حیض کی گڑبڑ ہوتی ہے جو بالآخر مریضہ کی صحت کو متاثر کرتے ہیں۔ ماہواری کا نہ ہونا یعنی آمینوریا (Amenorrhoea) یا حیض کا دب جانا (Suppression of Menses) جیسی بیماریوں کے بارے میں تفصیلات بیان کی گئیں۔ ساتھ یہ ساتھ اس کی پیچیدگیوں سے بچنے کے بارے میں بھی ذکر کیا گیا۔ آخر میں یہ درج کیا گیا تھا کہ بعض دفعہ یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ حیض نہ ہو کر سفید اور دوسری شکل کی رطوبت خارج ہوتی ہے جو پورے وقفہ حیض تک جاری رہتی ہے۔

اس باب میں اسی رطوبت کے اخراج سے متعلق تفصیل بیان کی جا رہی ہے۔

سب سے پہلے تو آپ یہ جان لیں کہ لیکوریا (Leucorrhoea) کسے کہتے ہیں؟ خواتین میں اندام نہانی سے غیرخونی اور غیرمتعدی رطوبت کا خارج ہونا لیکوریا کہلاتا ہے۔ بیشتر لڑکیاں یا خواتین اسے عام زبان میں دھات گرنے کی بیماری سے تعبیر کرتی ہیں۔ خاص کر اردو اور ہندی زبان کے بولنے والے اس بیماری کو اسی نام سے پکارتے ہیں جب کہ بنگلہ زبان میں اسے ''ساد اسراب'' کہہ کر پکارتے ہیں۔ یہ ایک ایسا مرض ہے جو عام ہوتا جارہا ہے اور جو کم و بیش ہر عمر کی بچیوں اور عورتوں میں دیکھا جاتا ہے یعنی چھوٹی بچیوں، بالغ لڑکیوں، شادی شدہ یا غیرشادی شدہ عورتوں اور حتی کہ ضعیف العمر خواتین میں بھی اس مرض کا حملہ ہو سکتا ہے۔ لیکن زیادہ تر اس مرض شکار بالغ لڑکیاں اور متوسط عمر کی عورتیں ہیں۔ عام عورتوں کا یہ خیال ہے کہ یہ رطوبت صرف

سفید رنگ کا ہوتا ہے جب کہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ بعض مریضاؤں میں اس کا رنگ کالا، غیر رنگ دار، چاکلیٹی اور پیلا ہوتا ہے تو بعض میں نیلا یا سبز اور دودھ کے رنگ جیسا۔ یہ گاڑھا بھی ہوتا ہے تو بعض میں پتلا بھی۔ بعض میں بالکل پانی کے جیسا تو بعض میں لسیدار۔ کبھی کبھی تو دھاگے کی طرح لٹک کر زمین پر گرتا ہے۔ کچھ عورتوں میں یہ چونے کی مانند ہوتا ہے۔ اکثر و بیشتر یہ عورتوں میں انڈے کی سفیدی یا بھات کے مانڈ کے جیسا خارج ہوتا ہے۔ بعض عورتوں میں یہ گوشت کے دھوئے ہوئے پانی یا مچھلی کے دھوئے ہوئے پانی کے مانند ہوتا ہے۔ اس کے اخراج کا احساس زیادہ تر عورتوں کو شروع میں نہیں ہوتا ہے کیوں کہ اس وقت اس کی وجہ سے نہ کوئی تکلیف ہوتی ہے نہ کوئی علامت اجاگر ہوتی ہے لیکن جب یہ حد سے زیادہ خارج ہوتا ہے یا پھر بہت روز تک اس رطوبت کا اخراج ہوتا رہتا ہے تو اس حصے میں یا جانگھ میں خارش ہوتی ہے۔ کچھ عورتوں میں یہ رطوبت گرم ہوتا ہے جس کی وجہ سے مریضہ کو فوراً اس کا احساس ہوجاتا ہے۔ اسے ایسا احساس ہوتا ہے کہ جیسے اس مخصوص حصے سے گرم پانی یا کوئی گاڑھا رطوبت پاؤں تک بہہ رہا ہو۔ زیادہ تر عورتوں میں یہ گرم نہیں ہوتا۔ اس رطوبت میں اکثر و بیشتر کسی قسم کی بدبو نہیں ہوتی مگر کچھ کچھ عورتوں میں یہ دیکھا گیا ہے کہ ان سے خارج ہونے والا رطوبت بدبودار ہوتا ہے۔ عموماً عورتوں یا لڑکیوں میں یہ پایا گیا ہے کہ اس اخراج سے پیڑو یعنی پیٹ کے نچلے حصے میں درد نہیں ہوتا ہے۔ لیکن بعض مریضاؤں میں اس رطوبت کے اخراج سے پیٹ میں درد بھی ہوتا ہے۔اس کے علاوہ کمر اور کولہے کی ہڈی کے حصوں میں بھی درد ہوتا ہے۔

جس طرح اس رطوبت کے رنگ میں تضاد ہے اسی طرح اس کے حالات اخراج میں بھی یکسانیت نہیں ہوتی۔ یہ ماہواری سے پہلے بھی ہوتا ہے تو بعض میں ماہواری کے بعد۔ کچھ عورتوں یا لڑکیوں میں تو ماہواری سے پہلے اور ماہواری کے بعد دونوں حالتوں میں ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ یہ حاملہ عورتوں میں بھی خارج ہوتا ہے۔

کچھ عورتوں یا لڑکیوں میں اس رطوبت کا اخراج چلنے پھرنے، کام کاج کرنے اور کھیلنے کودنے سے بڑھتا ہے اور آرام کرنے سے کم ہوجاتا ہے۔ بعض مریضاؤں میں تو یہ دیکھا گیا ہے کہ دن کے وقت یہ رطوبت زیادہ خارج ہوتا ہے تو رات کو کم یا پھر کسی میں رات کے وقت زیادہ ہوتا ہے تو دن کے وقت کم۔ گویا اس مرض کی نوعیت عجیب وغریب ہے۔ جس پر اچھی طرح دھیان دینا مریضہ کے لئے نہایت ہی ضروری ہے کیوں کہ اس مرض کی مریضہ کے علاج کے وقت ان باتوں کو مد نظر رکھ کر ہی دوا تشخیص کی جاتی ہے۔ اکثر عورتیں یا لڑکیاں ڈاکٹروں سے صرف یہی کہہ کر خاموش ہوجاتی ہیں کہ "مجھے دھات کی بیماری ہے۔" اس مرض کی تفصیل بتانے سے شرماتی ہیں۔ زیادہ تر یہی دیکھا گیا ہے کہ وہ شرم و حیا کی وجہ سے اپنے مرض کو چھپائے رکھتی ہیں۔ نہ تو اپنے والدین سے کہتی ہیں اور نہ ہی گھر کے کسی اور فرد سے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آہستہ آہستہ یہ مرض بڑھتا رہتا ہے اور پھر یہ کہہ یعنی پرانا مرض کہلاتا ہے۔ اس لاپرواہی کی وجہ سے مریضہ کی صحت پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ دن بدن مریضہ کا جسم دبلا ہونے لگتا ہے۔ وزن میں کمی آجاتی ہے۔ چہرے پر اداسی اور پژمردگی چھا جاتی ہے۔ چہرے اور جسم کی خوبصورتی ختم ہونے لگتی ہے۔ نوجوانی میں عمر دراز معلوم ہوتی ہے۔ چہرے کی رونق غائب ہوجاتی ہے۔ جلد یعنی چمڑے سے چمک ختم ہو کر سوکھے پڑنے لگتے ہیں۔ ایسی مریضہ کا بدن بھی کافی سوکھ جاتا ہے۔ بھوک اور پیاس بھی آہستہ آہستہ ختم ہونے لگتی ہے۔ ذہن کافی چڑچڑا ہوجاتا ہے کسی کی بھی بات اچھی نہیں لگتی کسی کام کاج میں دل نہیں لگتا۔ زندگی سے اکتاہٹ معلوم ہوتی ہے۔ ہر وقت نیند کا غلبہ رہتا ہے۔ وہ کچھ دیر بیٹھنے کے بعد ہی لیٹ جاتی ہے اور پھر فوراً نیند آجاتی ہے۔ اگر ایسی مریضہ کو اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے تو سارا سارا دن وہ سوکر گزار دے گی۔ ان مریضاؤں میں حد درجہ کمزوری آجاتی ہے۔ سر چکرانے لگتا ہے۔ چلتے وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ کچھ ہی دیر میں گر پڑیں گی۔ پاؤں اپنے آپ لڑکھڑانے لگتے ہیں۔ اسی لئے چلنے پھرنے کی ذرا بھی طبیعت نہیں کرتی۔ درد سے کمر ہر وقت جکڑی

رہتی ہے۔ ہاتھ اور پاؤں میں سنسناہٹ اور کھینچاؤ ہوتا رہتا ہے۔ ایسا احساس ہوتا ہے کہ جیسے کوئی ان کے ان اعضاء کو اوپر کی طرف کھینچ رہا ہو۔ کھانا پینا کم ہوجانے کی وجہ سے ایسی مریضاؤں کو قبض کی بیماری بھی ہوجاتی ہے۔

اس لئے ایسی مریضاؤں کو چاہئے کہ اس مرض کے متعلق شروعات میں ہی شرم و حیا کو بلائے طاق رکھ کر اپنے والدین سے کہیں تاکہ ان کے والدین ان کا اسی وقت علاج کرواسکیں۔ شروع شروع میں اس کا علاج کرانے سے بہت جلد شفایابی مل جائے گی۔ انشاء اللہ! اس مرض سے پیدا ہونے والی پیچیدگیوں سے بھی مستقبل میں تحفظ مل جائے گا۔ یہ بات تجربے سے سامنے آئی ہے کہ اس مرض کی وجہ سے بچہ دانی پر بھی اثر پڑتا ہے۔ جس سے کبھی کبھی بہت سی شادی شدہ لڑکیوں کو ماں بننے میں رکاوٹ ہوتی ہے۔ علاج کے وقت ڈاکٹروں سے کچھ نہ چھپائیں بلکہ تفصیل سے اس کی علامتوں اور کیفیتوں کو بتائیں جیسا کہ اوپر درج کیا گیا ہے کیوں کہ ہومیوپیتھی میں اس کے لئے سینکڑوں دوائیں ہیں لیکن ہر دوا کی علامت جدا جدا ہے۔ علاج کے دوران انڈا، کھٹی چیزوں اور چکنی غذاؤں سے پرہیز لازمی ہے۔ رطوبت خارج ہونے والے حصوں کو دن میں دو تین بار سم گرم پانی سے سینکنا اور ان حصوں کو اصول صحت کے قواعد کے مطابق صاف ستھرا رکھنا اور صاف ستھرے کپڑے پہننا ضروری ہے۔ اچھی اور پروٹین والی غذاؤں مثلاً دودھ، مچھلی، پھل اور ساگ سبزی کا استعمال مفید ہے۔ روزانہ غسل کرنا اور تھوڑی بہت ورزش یا آسن کرنا اچھی بات ہے۔ ہومیوپیتھی میں اس کا آسان، آرام دہ اور مناسب علاج ہوتا ہے جس سے مرض کا دائمی طور پر انسداد ہوجاتا ہے۔

چوتھا باب

مینوریجیا (MENORRHAGIA)
اور
میٹروریجیا (METRORRHAGIA)

اس باب میں دو ایسے امراض کا تذکرہ ہے جو سن بلوغ میں پہنچنے والی لڑکیوں اور درمیانی عمر کی خواتین یا ضعیفی میں قدم رکھنے والی عورتوں میں عام طور سے دیکھے جاتے ہیں جنہیں علی الترتیب مینوریجیا (MENORRHAGIA) اور میٹروریجیا (MET-RORRHAGIA) کہتے ہیں۔

اول الذکر مرض یعنی مینوریجیا عام طور پر ان نو عمر لڑکیوں میں دیکھا جاتا ہے جو سن بلوغ میں قدم رکھتی ہیں اور ان کی زندگی میں اس وقت پہلی ماہواری شروع ہوتی ہے جس سے وہ نابلد رہتی ہیں۔ اس طرح پہلی ماہواری کے خون کو دیکھ کر ان کے دل و دماغ پر اثر پڑتا ہے اور کچھ حد تک وہ خوفزدہ بھی ہوجاتی ہیں۔ ان کے چہرے کو دیکھ کر ان کی ذہنی پریشانی و الجھن اور ان کے خوف و ہراس کے اندازے لگائے جا سکتے ہیں۔ اس وقت ان کے والدین اور وارثوں کا فرض ہے کہ انہیں حقیقت سے آشنا کرائیں اور تسلی دیں۔ ساتھ ہی ساتھ اس قدرتی عمل سے متعلق بتائیں جس سے انہیں ذہنی سکون و اطمینان ملے۔ ایسے حالات میں اگر سوائے خون کے بہنے کے اور کوئی دوسری علامت یا تکلیف ظاہر نہ ہو تو دوا کی ضرورت نہیں پڑتی لیکن اگر حد سے زیادہ خون بہنے لگے حتیٰ کہ چار پانچ روز کے بجائے ہفتہ یا دو ہفتے تک خون اسی رفتار سے بہتا رہے۔ اس کے بعد کچھ نارمل ہوجانے کے بعد پھر اسی طرح خون بہنے لگے یا خون بہتے بہتے دوسرا ماہ حیض آجائے تو اس حالت کو بیماری کی حالت سمجھی جائے گی جسے مینوریجیا کہتے ہیں' ایسی حالت میں دو طرح کے مریض پائے جاتے ہیں۔ ایسی مریضہ کی پہلی نوعیت تو وہ ہے جس میں ماہواری 28 روز کے بعد ہوتی ہے

مگر خون کا بہنا حد سے زیادہ اور سات یا آٹھ یا پھر دس دن تک جاری رہتا ہے اور اس طرح ہر ماہ ماہواری کا چکر چلتا رہتا ہے جسے مینور ہیجیا کہتے ہیں۔ مریضہ کی دوسری نوعیت وہ ہے جس میں خون دوران حیض حد سے زیادہ تو بہتا ہی ہے مگر ایک ماہ میں دو یا تین بار ہوجاتا ہے یعنی ہر 15روز کے بعد یا 20 روز کے بعد یا پھر 10 روز کے بعد خون کافی مقدار میں کافی دن تک بہتا رہتا ہے۔ مینور ہیجیا کی اس قسم کو پولی مینور ہیجیا (POLYMENORRHAGIA) کہتے ہیں۔ بعض بعض مریضاؤں میں یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ پہلا حیض ٹھیک طرح سے ہوا تو دوسری ماہ حد سے زیادہ اور کافی روز تک خون بہتا رہتا ہے۔ بالغ لڑکیوں میں بہنے والے خون کا رنگ اکثر و بیشتر بالکل سرخ یعنی لال ہوتا ہے لیکن بعض بعض دفعہ رقیق خون کے ساتھ کالے رنگ کا جما ہوا خون کا چھیچھڑا بھی نکلتا رہتا ہے۔ کبھی کبھی یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ اخراج ہونے والا مادہ تھوڑا رقیق اور تھوڑا جما ہوا ہوتا ہے۔ کچھ مریضاؤں میں خون پیچ کی مانند ہوتا ہے، تو کچھ میں گوشت کے دھوئے ہوئے پانی جیسا۔

حاملہ عورتوں میں بچہ کے نقصان ہوجانے سے بھی کافی مقدار میں خون بہنے لگتا ہے اور کئی کئی روز تک خون بہنا جاری رہتا ہے۔ مانع حمل (ABORTION) کے بعد بھی اس طرح کی حالت پائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور حالت ہے جس میں خون کافی مقدار میں کئی دنوں تک بہتا رہتا ہے۔ بچہ جننے کے بعد ایسی حالت دیکھی جاتی ہے۔

ایسے حالات میں مریضہ کے پیٹ کے نچلے حصے یعنی پیڑو میں بھاری پن کا احساس اور تناؤ ہوتا رہتا ہے۔ پیڑو میں درد بھی ہوتا ہے جہاں سے درد جانگھ یہاں تک کہ پاؤں تک پھیلتا ہے۔ کبھی کبھی تو درد کمر تک پھیل جاتا ہے اور کچھ میں تو سینے تک درد ہونے لگتا ہے۔

چونکہ مینور ہیجیا میں مریضہ کے جسم سے کافی خون نکل جاتا ہے اس لئے ایسے حالات میں مریضہ کو چاہئے کہ وہ علاج کے لئے مرض کی شروعات ہی میں ڈاکٹر سے

رجوع کرے۔ ایسے مواقع پر شرم و حیا کو بالائے طاق رکھ کر اپنی تمام کیفیات ڈاکٹر کو بتائے۔ اکثر یہ بات تجربے میں دیکھی گئی ہے کہ سن بلوغ میں پہنچنے کے بعد جب یہ مرض نوجوان لڑکیوں کو ہوتا ہے تو وہ شرم و حیا کی وجہ سے ڈاکٹر کے پاس جانے سے شرماتی ہیں۔ یہاں تک کہ اسی طرح دو تین ماہ گذر جاتے ہیں اور جب مرض حد سے زیادہ بڑھ جاتا ہے اور قوت برداشت ختم ہوجاتی ہے تب ڈاکٹر سے رجوع کرتی ہیں اس وقت تک جسم سے کافی خون بہہ چکا ہوتا ہے جو صحت کے لئے نقصان دہ ہے۔ کیوں کہ جسم سے خون کا کافی مقدار میں کافی دنوں تک خارج ہوتے رہنے سے خون کی کمی کی بیماری (ANAEMIA) یعنی انیمیا کے ہونے کا خدشہ رہتا ہے اور یہ ایک ایسی بیماری ہے کہ کبھی کبھی اس مرض کے مریضاؤں میں خون چڑھانے کی نوبت تک آجاتی ہے۔ لہٰذا ایسی نوبت آنے سے پہلے اس کا تحفظ کرنا بہتر عمل ہے اور یہ تحفظ اسی وقت ہوگا جب مریضائیں اس مرض کی شروعات ہی میں شرم و حیا کو بالائے طاق رکھ کر تجربہ کار اور سند یافتہ ڈاکٹر سے علاج کرائیں۔ عین وقت پر دوا کے استعمال سے مرض بڑھ نہیں پائے گا۔ جس سے جسم کا کافی خون زائل ہونے سے بچ جائے گا اور جب زیادہ خون ہی نہیں نکلے گا تو انیمیا یعنی خون کی بیماری بھی نہیں ہوگی۔ اس مرض کا علاج ہومیو پیتھی میں نہایت ہی موزوں اور اطمینان بخش ہے۔ ایسی مریضاؤں کے لئے ہومیوپیتھی میں ایک نہیں بہت ساری دوائیں فراہم ہیں، جن کا استعمال بہت ہی آسان ہے اور اس سے جسم پر کوئی برا اثر بھی نہیں ہوتا۔

اس باب کے عنوانات میں موخر الذکر مرض یعنی میٹرو ریجیا (MERRORHAGIA) ایک ایسا مرض ہے جس میں مریضہ کی بچہ دانی سے خون رک رک کر ایک لمبی مدت تک بہتا رہتا ہے۔ اس مرض کا ماہواری کے چکر سے کوئی تعلق نہیں جیسا کہ مینور یجیا میں دیکھا جاتا ہے۔ اس مرض میں خون کی مقدار مینور یجیا کے مقابلے میں کم خارج ہوتی ہے۔ اس حالت میں خون کے ساتھ جما ہوا خون کا تھکا زیادہ خارج ہوتا ہے۔ بچہ دانی میں کوئی مرض کے ہونے سے ہی اس مرض

سے شروعات ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس مرض کا حملہ اکثر و بیشتر بیس سال یا پچیس سال کے بعد کی عورتوں میں ہوتا ہے۔ اس مرض کے ہونے کے اسباب کئی ہیں۔ عام طور پر آپ نے سنا ہوگا کہ جب کسی عورت کو معمول کے مطابق حیض نہیں ہوتا تو حمل ٹھہرنے میں رکاوٹ ہوتی ہے۔ اس وقت ڈاکٹر انہیں چھوٹے آپریشن یعنی ڈی اینڈ سی (D and C) کا مشورہ دیتے ہیں یا پھر کبھی کبھی بچہ دانی کے کسی حصے سے خون کو بہنے سے روکنے کے لئے بھی الیکٹرک کے ذریعے اس حصہ کو جلایا جاتا ہے جس سے خون کا بہنا تو بند ہوجاتا ہے مگر بعد میں میٹرو ہیجیا کی بیماری جنم لیتی ہے۔ اگر بچہ دانی میں کوئی ٹیومر ہوجائے تو اس کی وجہ سے بھی یہ مرض ہوتا ہے۔ بچہ دانی میں کینسر کا ہونا اس کی تیسری وجہ ہے۔ بعض عورتوں کی بچہ دانی میں پولپ (POLYP) ہوجاتا ہے۔ اس کی وجہ سے بھی میٹرو ہیجیا کا مرض ہوتا ہے۔ حمل کو گرانے یعنی واش کرانے (ABORTION) سے بھی یہ مرض ہوتا ہے۔ زچگی کے بعد اگر زچہ یعنی ماں کے رحم یعنی بچہ دانی میں پلاسینٹا کا تھوڑا سا بھی حصہ رہ جاتا ہے تو اس کی وجہ سے بھی میٹرور ہیجیا ہو سکتا ہے۔ جب عورتیں بچہ جننے کے لائق والی عمر کو پار کر جاتی ہیں تو اس اسٹیج کو مینوپاؤز (MENOPAUSE) کہتے ہیں۔ اس اسٹیج میں اکثر و بیشتر عورتوں کو میٹرور ہیجیا کی بیماری لاحق ہوتی ہے۔ ان اسباب کے باوجود کچھ حالات ایسے ہیں جو اس مرض کی وجوہات ثابت ہوئی ہیں مثلاً غصہ کے بعد' مباشرت کے بعد اور ڈر و خوف کے بعد میٹرو ہیجیا کے مرض کو دیکھا گیا ہے۔

مندرجہ بالا تمام باتوں سے یہی نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ میٹرور ہیجیا کی بیماری سے کچھ حد تک عورتیں محفوظ رہ سکتی ہیں اگر اس کے اسباب سے بچا جائے مثلاً بار بار چھوٹے آپریشن یعنی کیور یٹیج سے پرہیز کریں۔ اسی طرح بار بار واش یعنی حمل کو نہ گروائیں۔ بار بار حمل کے گرانے سے بچہ دانی میں سوجن آجاتی ہے اور پھر اس کے سبب میٹرو ہیجیا ہوجاتا ہے لہٰذا ان باتوں سے پرہیز بہت ہی ضروری ہے جب ہی تو میٹرور ہیجیا سے تحفظ ہو سکتا ہے۔

جس طرح مینور بیٹیا کی لئے ہومیوپیتھی میں کافی دوائیں موجود ہیں ٹھیک اسی طرح میجر بیٹیا کے مریضاؤں کا مناسب اور شفا بخش علاج ہومیوپیتھی سے ممکن ہے۔ اس لئے مریضاؤں کو چاہئے کہ ایسے حالات میں جلد از جلد ہومیوپیتھی ڈاکٹر سے رجوع کریں تاکہ وہ ان بیماریوں کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہ سکیں۔

○ ☆ ○

پانچواں باب

بچہ دانی میں ٹیومر(UTERINE TUMOUR) یا مائیوفائبروما (MYOFIBROMA)

یا

یوٹیرائن فائبرائیڈ(UTERINE FIBROID)

مینورہیجیا اور میٹرو ہیجیا کی تفصیلات پچھلے باب میں درج کی گئی ہیں جنہیں پڑھ کر کم از کم آپ کو اس بات کا اندازہ ضرور لگ گیا ہوگا کہ ان دونوں میں خاص فرق کیا ہے؟ اس باب میں بچہ دانی میں ہونے والے ٹیومر کو بیان کیا گیا ہے جسے طبی اصطلاح میں یوٹیرائن فائبرائیڈ یا مائیو فائبروما یا ٹیومر کہتے ہیں۔

یہ ایک ایسا نسوانی مرض ہے جس کی پیچیدگی کی وجہ سے عورتوں کے ماں بننے کی راہ میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ اس سے مریضہ کی صحت ذہنی و جسمانی اعتبار سے بری طرح متاثر ہوتی ہے۔ لہٰذا اس مرض کی شروعات ہوتے ہی مریضہ کو ڈاکٹر سے صلاح و مشورہ کرنا چاہئے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مریضہ کو کیسے اس بات کا علم ہوگا کہ بچہ دانی میں ٹیومر بننے کا عمل شروع ہوچکا ہے؟ اسی بات کو مد نظر رکھتے ہوئے ذیل میں چند علامتیں پیش کی جارہی ہیں جو ٹیومر کی شروعات کی تنبیہہ کرتی ہیں جس سے مریضہ کو ہوشیار ہوجانا چاہئے کہ بچہ دانی میں ٹیومر کے ہونے کا خطرہ لاحق ہوگیا ہے۔

اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ جن مریضاؤں کی بچہ دانی میں ٹیومر کی بیماری ہوتی ہے ان میں شروع شروع میں ایک علامت بہت ہی نمایاں ہوتی ہے۔ اور وہ ہے بچہ دانی سے خون کا بہنا۔ ماہواریوں سے خون کے بہنے کا تعلق ہوتا ہے۔ اکثر و بیشتر مریضاؤں میں خون کے بہنے کا عمل رک رک کر اور زیادہ مقدار میں دو ماہواریوں کے وقت اور

بیچ کے وقفہ میں ہوتا رہتا ہے۔ خون کے زیادہ نکلنے سے مریضہ کے جسم میں پائے جانے والے ہیموگلوبین کی مقدار کافی حد تک گھٹ جاتی ہے۔ اس بات کی تصدیق مریضہ کے خون کی جانچ کرانے سے ہوتی ہے۔ درد کبھی کبھی مریضہ کی جانگھوں تک پھیل جاتا ہے۔

دوسری علامت پیڑو میں درد کا ہونا ہے۔ جن مریضاؤں کی بچہ دانی میں ٹیومر ہوتا ہے ان میں اکثر یہ تکلیف پائی گئی ہے کہ ان کے پیڑو میں درد کا احساس ہوتا ہے۔ بالکل شروعات میں درد میٹھا میٹھا ہوتا ہے یا پھر کنکناہٹ کی طرح جوں جوں یہ مرض بڑھتا رہتا ہے ٹیومر کے سائز میں بھی آہستہ آہستہ اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ ٹیومر کے بڑھنے سے درد میں بھی تیزی یعنی شدت آتی ہے۔ کبھی کبھی تو بعض مریضاؤں میں یہ دیکھا گیا ہے کہ وہ درد کی شدت کو برداشت نہیں کرپاتی ہیں۔

تیسری علامت ٹیومر کے حصے یعنی پیڑو میں بھاری پن کا احساس ہوتا ہے۔ اس مرض کی مریضہ اکثر یہی شکایت کرتی ہے کہ پیڑو میں کوئی بھاری چیز ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے کوئی وزنی شئے سے دباؤ پڑ رہا ہو۔ چلتے وقت یہ احساس ہوتا ہے کہ کوئی چیز باہر کی طرف آرہی ہے۔ بیٹھنے اور لیٹ جانے سے یہ احساس ختم ہوجاتا ہے۔ کچھ مریضاؤں میں یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ ٹیومر کے دباؤ کی وجہ سے اس کے ارد گرد پائے جانے والے وریدوں میں خون کا بہاؤ رک جاتا ہے جس کے سبب ان وریدوں سے تعلق رکھنے والے اعضاء کے ورید میں سوجن آجاتی ہے۔ اگر اس ٹیومر کا دباؤ پیشاب لے جانے والی نلی پر پڑتا ہے تو پیشاب کے اخراج میں رکاوٹ آتی ہے جس کے نتیجے میں مریضہ کے گردوں میں پیشاب بھنے لگتا ہے جس سے اسے ہائیڈرو نیفروسس کی بیماری میں مبتلا ہونے کا خدشہ لاحق ہوسکتا ہے۔ کچھ مریضاؤں میں ٹیومر کے دباؤ کا اثر پیشاب کی تھیلی میں دیکھا گیا ہے جس سے انہیں کو پیشاب کرتے وقت تکلیف ہوتی ہے۔ انہیں دباؤ کی وجہ سے پیدا ہونے والی علامتوں کا اثر ماہواری پر پڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ماہواری بھی معمول کے مطابق نہیں ہوتی۔ اس کے برعکس یہ

تمام علامتیں ماہواری کے دوران کافی حد تک بڑھ جاتی ہیں۔ انہیں پیڑو کے حصے میں ایک طرح کی بے چینی، کنکناہٹ، بھاری پن اور ایک طرح بیان نہ کی جانے والی گھبراہٹ جیسی کیفیت کا احساس ہوتا ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ دباؤ کی وجہ سے کچھ مریضاؤں کے پھیپھڑے اور دل بھی معمولی طور پر متاثر ہوتے ہیں۔ لیکن ان کی تعداد بہت ہی کم ہے۔

سفید رقیق مادے کا اخراج یعنی دھات کا گرنا اس مرض کی تیسری علامت ہے۔ اس علامت کو بیشتر مریضائیں نظر انداز کر دیتی ہیں یا تو پھر اسے اہمیت ہی نہیں دیتیں۔ جس کی وجہ سے پیچیدگی دن بدن بڑھتی ہی جاتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مریضہ کی صحت کافی متاثر ہوتی ہے جس کی تفصیلات پہلے پیش کی جاچکی ہیں۔

اس مرض کی مریضاؤں میں ماہواری کے وقت شدت کا درد ہوتا ہے جسے ڈسمینوریا کہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ٹیومر کی وجہ سے بچہ دانی کے اس حصہ میں دباؤ پڑتا ہے جہاں ٹیومر ہوتا ہے۔ اس دباؤ کا اثر وہاں کے اعصاب پر پڑتا ہے جس سے درد کا احساس ہوتا ہے۔

اکثر آپ نے سنا ہوگا کہ فلاں عورت بانجھ ہے یا فلاں عورت کو بانجھ پن کی شکایت ہے۔ اس شکایت کی وجوہات میں سے ایک ان عورتوں کی بچہ دانی میں ٹیومر کا ہونا بھی ہے سو میں سے تیس شادی شدہ عورتوں میں یہ دیکھا گیا ہے کہ ان کی بچہ دانی میں ٹیومر کے ہونے کی وجہ سے انہیں حمل نہیں ٹھہرتا جس کی وجہ سے ایسی عورتوں کو بچہ نہیں ہوتا۔ وہ ماں بننے کے قدرتی تحفے سے محروم رہتی ہیں جس سے انہیں کافی مایوسی اور ناامیدی کا سامنا کرنا پڑتا ہے یہاں تک کہ اس کی وجہ سے انہیں سسرال والوں کے طعنے بھی سننے پڑتے ہیں۔ اگر ایسی مریضاؤں میں حمل ٹھہرتا بھی ہے تو بہت جلد حمل نقصان وہ بھی ہوجاتا ہے۔

آج کل فیملی پلاننگ کو اپنانے کے چکر میں بہت سی عورتیں بار بار حمل کو ضائع کروادیتی ہیں۔ بار بار اسقاط سے بچہ دانی بری طرح متاثر ہوتی ہے۔ ایسی عورتوں میں

کبھی کبھی یہ دیکھا جاتا ہے کہ بار بار حمل گروانے سے ان کی بچہ دانی میں ٹیومر ہو جاتا ہے اور اکثر و بیشتر ایسی عورتوں میں ٹیومر کے ہونے سے بہت ہی خطرناک صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ بعد میں یہی ٹیومر بچہ دانی میں کینسر کا باعث بن جاتا ہے جو اپنے آپ میں ایک مہلک مرض ہے۔ ایکسرے اور دوسرے معائینے اس حالت کی تصدیق کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

مندرجہ بالا باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک بات صاف واضح ہو جاتی ہے کہ اس مرض کی شروعات میں پیدا ہونے والی علامتوں کو معمولی سمجھ کر نظرانداز نہ کریں بلکہ ان علامتوں پر خاص توجہ دیں اور عین وقت پر ہی ڈاکٹر سے رجوع کریں کیوں کہ اکثر یہ بات تجربے اور مشاہدے میں پائی گئی ہے کہ ایسی خواتین ان علامتوں کو توجہ دینے کے قابل ہی نہیں سمجھتیں۔ اگر علاج کرواتی بھی ہیں تو پورے دھیان کے ساتھ سلسلہ وار نہیں بلکہ جب تک تکلیف کی شدت تیز رہتی ہے تو دوا استعمال کرتی ہیں۔ کم ہوتے ہی علاج روک دیتی ہیں اور پھر انتظار میں رہتی ہیں کہ جب تکلیف بڑھے گی تو دیکھا جائے گا۔ ایسی باتوں سے مریضہ کو پرہیز کرنا چاہیئے۔ مستقبل میں آپریشن سے بچنے کے لئے شروع ہی میں ہومیو پیتھی علاج کرائیں۔

چھٹا باب

استقاط حمل (ABORTION)
اور
خاندانی منصوبہ بندی (FAMILY PLANNING)

اس آخری باب میں اسقاط حمل اور خاندانی منصوبہ بندی (یعنی قبل از وقت بچے کا رحم سے گرنا) اور فیملی پلاننگ سے منسلک تراکیب کے سلسلے میں چند اہم اور ضروری باتیں بطور معلومات پیش کی گئی ہیں۔ شادی شدہ خواتین کے لئے ان باتوں کی جانکاری نہایت ہی لازمی ہے۔ آج کے اس مشینی دور میں انسان کی دوڑ کی رفتار اتنی تیز ہوگئی ہے کہ بیشتر انسان جلد از جلد امیری کی بلندی کو چھونے اور کم وقفے میں آن' بان اور شان کے ساتھ زندگی گزارنے کے متمنی ہیں۔ اس لالچ میں پڑ کر انسان کا ذہن مکمل طور پر پیشہ ورانہ ہوتا جارہا ہے۔ مادیت کی طرف ذہن کے جھکاؤ کی وجہ سے ڈاکٹری جیسا مقدس اور پاکیزہ پیشہ بھی آہستہ آہستہ بدنام ہونے لگا ہے اور اس بدنامی کے ذمے دار چند ایسے ڈاکٹر حضرات ہیں جو مریضہ اور ان کے رشتے داروں کی معصومیت اور لاعلمی سے فائدہ اٹھا کر ان کے کندھوں پر غیرضروری اخراجات کا بوجھ لاد دیتے ہیں۔ اس طرح کا فعل طبی اصول کے بالکل خلاف ہے کیوں کہ اس طرح کسی مریضہ کے اعتماد کا گلا گھونٹنا ہے جو کہ نہیں ہونا چاہیے۔

بڑے افسوس کی بات ہے کہ آج کے اس مادی دور میں ایسے واقعات کی تعداد کم ہی صحیح مگر روز بہ روز رونما ہو رہے جو اکثر و بشتر اخباروں میں شائع ہوتے ہی رہتے ہیں۔ جب کہ یہ ڈاکٹری جیسے مقدس پیشے کے لئے ایک دھبہ ہے۔ اس طرح کے غیراخلاقی اور غیرطبی افعال میں اکثر ایسے ڈاکٹر حضرات ملوث پائے گئے ہیں جو یا تو سندیافتہ نہیں ہوتے یا پھر اس مرض کے ماہر ہی نہیں ہیں۔ لہٰذا علاج کے سلسلے میں

ان باتوں کا خیال رکھنا مریضہ اور ان کے والدین یا سرپرستوں کے لئے بے حد ضروری ہے۔ جس طرح ایک ناتجربہ کار اور اناڑی معمار ایک کمزور اور ناپائیدار عمارت تعمیر کرلیتا ہے' ٹھیک اسی طرح ناتجربہ کار اور غیرسند یافتہ طبیب کے ہاتھوں کبھی کبھی بھولی بھالی خواتین غیرضروری پیچیدگیوں میں پھنس جاتی ہیں حتیٰ کہ بعض اوقات یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ وہ تجربات کی بھینٹ کی چڑھ جاتی ہیں۔ لہٰذا ہمیشہ اس بات کو ذہن نشین کر لیں کہ علاج کے سلسلے میں صحیح ڈاکٹر کا انتخاب کرنا بہت ہی اہم اور لازمی امر ہے۔

آج کل فیملی پلاننگ کے سلسلے میں ایک غلط افواہ یہ پھیلی ہوئی ہے کہ ایک ایسا انجکشن ایجاد ہوا ہے جس کے لگوا لینے سے پانچ سال تک کوئی حمل نہیں ٹھہرے گا۔ دوسری افواہ یہ گشت کر رہی ہے کہ ایک انجکشن لگوانے سے تین سال تک کوئی حمل نہیں ٹھرے گا۔اسی طرح کا ایک اور انجکشن ہے جس کے لگوالینے سے سال تک کوئی بچہ نہیں ہوگا۔ یہ سب بے بنیاد اور فضول باتیں ہیں۔ لیکن بے چاری معصوم خواتین کیا جانیں کہ یہ سچ ہے یا غلط۔ وہ تو اپنے خاندان کی خوشحالی اور چھوٹی فیملی بنائے رکھنے کی چاہت میں ڈاکٹر کی ان باتوں پر سو فیصد اعتبار کرلیتی ہیں اور اس طرح اس ترکیب کو اپنائے رکھنے میں ہی عافیت سمجھتی ہیں۔ اسی لئے وہ بخوشی مندرجہ بالا انجکشن لگوانے پر آمادہ ہوجاتی ہیں تاکہ کم از کم پانچ سال یا تین سال یا پھر دو سال تک چین و سکون کے ساتھ زندگی گزار سکیں اور روزانہ ٹابلیٹ کے استعمال سے بچ جائیں اور ایسے ٹابلیٹ کے استعمال سے ہونے والے برے اثرات سے نجات مل جائے۔ جب وہ اس قسم کے انجکشن لگوانے پر آمادہ ہوجاتی ہیں' تو پھر ان سے یہ کہا جاتا ہے کہ اس انجکشن کے لگوانے میں کافی تکلیف ہوگی اس لئے آپ کے اس حصے کو سن یعنی بے حس کر دیا جائے گا جس سے آپ کو اس انجکشن کی وجہ سے ذرا بھی تکلیف نہ ہوگی جب کہ حقیقت یہ ہے کہ حمل کو روکنے کے لئے کوپرٹی (Copper-T) شرم گاہ کے اندر پہنا دیا جاتا ہے۔ جس کے پہنانے میں نہ کوئی خاص تکلیف ہوتی ہے اور نہ زیادہ وقت لگتا ہے اور نہ ہی زیادہ خرچ آتا ہے۔ اس کوپرٹی کی آڑ میں انجکشن کا نام

لے کر مریض سے 500 روپے سے لے کر 1000 روپے تک وصول کرلیا جاتا ہے
جب کہ اسی لائن کے کسی ماہر اور اسپیشلسٹ ڈاکٹر سے کوپرٹی لگوانے پر مشکل سے
اور زیادہ سے زیادہ 300 روپئے خرچ آتا ہے اور سرکاری اسپتالوں میں اور ہیلتھ
سنٹروں میں تو مفت میں لگوانے کا انتظام رہتا ہے۔ جہاں تک کوپر ٹی کی معیاد کی بات
ہے تو اسے زیادہ سے زیادہ تین برسوں تک پہن کر رکھا جاسکتا ہے لیکن ہر دو سال کے
بعد اسے بدلوالینا ہی بہتر ہے کیوں کہ اس مدت کے بعد اس کے عمل افادیت میں کمی
آنے لگتی ہے۔ کوپرٹی کا استعمال کرنے والی خواتین کو چاہیئے کہ اس کے لگوانے سے
پہلی ماہواری کے بعد ڈاکٹر سے ضرور چیک اپ کروائیں کیوں کہ اکثر یہ دیکھنے میں آیا
ہے کہ پہلی ماہواری میں کوپر ٹی نکل آتا ہے۔ پہلی ماہواری کے بعد جب تیسری
ماہواری ہو جائے تو اس کے بعد بھی جاکر ڈاکٹر سے چیک اپ کروالینا چاہیے۔ کوپرٹی
پہننے والی عورتوں کو اس بات کا دھیان رکھنا چاہیے کہ کوپر ٹی پہننے والی عورتوں کو اس
بات کا دھیان رکھنا چاہیئے کہ کوپر ٹی سے منسلک دھاگا باہر کی طرف لٹکتا ہے کہ نہیں۔
اگر وہ باہر لٹک رہا ہو تو سمجھئے کہ کوپر ٹی اپنی جگہ پر ٹھیک ہے اور حمل کے ٹھہرنے کا
ڈر نہیں۔ اگر ماہواری رک جائے تو ڈاکٹر سے مشورہ لیں۔ کوپر ٹی کے لگوانے سے
برے اثرات بھی دیکھے جاتے ہیں۔ اکثر یہ بات تجربے اور مشاہدے کے بعد سامنے
آئی ہے کہ کوپرٹی لگوانے والی یعنی پہننے والی عورتوں کی اندام نہانی سے غیر معمولی خون
کا آنا شروع ہوجاتا ہے۔ کچھ عورتوں میں خون زیادہ بہتا ہے تو کچھ میں کم۔ بعض
عورتوں میں یہ دیکھا گیا ہے کہ کوپر ٹی پہننے کے بعد سے معمولی مقدار میں خون یا پتلا
رقیق مادہ ماہواری کے شروع ہونے تک رستا رہتا ہے۔ اگر خون کافی اور لگاتار بہتا
رہے تو فوراً ڈاکٹر سے جاکر رجوع کریں۔ ایسی حالت میں ڈاکٹر کوپر ٹی یعنی لوپ کو
نکال دیتے ہیں۔ بعض عورتوں میں لوپ لگوانے کے بعد کمر، پیٹھ، پیڑو اور جانگھ میں
درد کا احساس ہوتا ہے جو کچھ دنوں کے بعد غائب ہوجاتا ہے۔ کچھ عورتوں میں سفید
دھات خارج ہونے لگتا ہے۔ بہت کم عورتوں کے پیڑو کے اندرونی حصوں میں میں

انفیکشن دیکھا گیا ہے۔ لوپ کی وجہ سے کچھ عورتوں کی بچہ دانی میں چھید ہوجاتا ہے مگر اس کی تعداد بہت ہی کم ہے۔ کبھی کبھی لوپ کے فیل ہونے سے بچہ دانی سے منسلک ٹیوب میں حمل ٹھہرنے کا خدشہ رہتا ہے جو اپنے آپ میں اس عورت کے لئے خطرہ لاحق ہو سکتا ہے اگر اس قسم کا حمل ٹھہرجاتا ہے تو آپریشن کرکے حمل کو ضائع کرنا لازمی ہوجاتا ہے۔

جہاں تک حمل کو ضائع کرانے کی بات ہے تو اس سلسلے میں چند ضروری باتوں کا جاننا ہر عورت خاصکر شادی شدہ عورت کا جاننا ایک لازمی ہے۔ ابورشن یعنی حمل کو ضائع کروانا آج کل بہت عام ہوگیا ہے۔ عام عورتوں کا یہ خیال ہے کہ حمل کے نقصان کروانے سے کوئی برا اثر جسم پر نہیں پڑتا اور اسی غلط فہمی کی وجہ سے سلسلہ وار پانچ چھ بار حمل گروالیتی ہیں جس کا نتیجہ بڑا ہی بھیانک ہوتا ہے۔ نہ جانے کتنی عورتیں اب تک اس کی بھینٹ چڑھ چکی ہیں۔ بار بار حمل گروانا صحت کے ساتھ ساتھ زندگی کے لئے بھی خطرہ ہے۔ کچھ عورتیں اس قدر عادی ہوجاتی ہیں کہ پانچ پانچ مہینے یہاں تک کہ چھ چھ مہینے تک کے حمل گروالیتی ہیں جو کہ قانوناً، شرعاً اور اصول زندگی کے خلاف فعل ہے۔ اس زمرے میں دو قسم کی عورتیں پائی جاتی ہیں۔ پہلی قسم کی عورتیں اپنی مرضی سے اس غیر قانونی کام کو کرواتی ہیں اور دوسری قسم کی عورتیں وہ ہیں جو اپنے شوہروں کے ظلم و ستم کی شکار ہوتی ہیں یا پھر ناجائز تعلقات کے نتائج میں مجبور ہوجاتی ہیں۔ اکثر و بیشتر ایسی عورتوں کے نتائج برے اور بڑے بھیانک دیکھے گئے۔ بار بار حمل کے نقصان کروانے سے بچہ دانی کی دیواریں کمزور پڑجاتی ہیں۔ بچہ دانی میں ٹیومر اور ورم ہوجاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ایسی عورتوں کو مستقبل میں بچہ دانی یا اندام نہانی کا کینسر ہونے کا خطرہ رہتا ہے۔ میڈیکل رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ بہت سی عورتوں کی موت اسی وجہ سے ہوئی ہے۔

آج کل بہت سی عورتیں فیملی پلاننگ کے معاملے میں کونٹرا سیپٹو پل یعنی حمل روکنے کے ٹابلیٹ کا استعمال کرتی ہیں جسے روزانہ اور لگاتار بغیر روکے ہوئے کھانا

پڑتا ہے۔ اس ٹابلیٹ کے استعمال سے حمل کو روکا جاسکتا ہے لیکن زیادہ عرصہ تک اس کا استعمال مریض کی صحت پر اثر انداز ہوسکتا ہے بعض مریضاؤں کی ہسٹری لیتے وقت یہ دیکھنے کو ملا ہے کہ کوئی پانچ پانچ سال تک تو کوئی دس دس سال کے وقفہ پر اس ٹابلیٹ کا استعمال کیئے جارہی ہیں جس سے ان کی صحت بری طرح متاثر ہوئی ہے۔ مانع حمل کے لئے استعمال کیئے جانے والے ٹابلیٹ سے عورتوں میں کچھ برے اثرات پائے گئے ہیں مثلاً خون کا بہنا' چھاتی میں دودھ کے بننے میں کمی آجانا' چھاتی میں بھاری پن اور درد کا احساس ہونا' جسم کا وزن بڑھ جانا' دل کے امراض میں مبتلا ہونا' بلڈ پریشر کا بڑھ جانا' پیٹ کا پھولنا اور پیٹ میں مروڑ ہونا' بدن پر دانے یا الرجی کا ہونا' اندام نہانی میں انفیکشن کا ہونا۔ آنکھ میں کیٹاریکٹ کا ہونا' بھوک میں کمی ہونا' پیشاب کے راستے میں تکلیف کا ہونا' سر میں درد اور چکر کا آنا' سر کے بالوں کا گرنا' وغیرہ وغیرہ۔ لمبے عرصہ تک اس کے استعمال سے چھاتی یعنی بریسٹ کینسر ہونے کا خطرہ لاحق رہتا ہے۔

اس قسم کے ٹابلیٹ کے استعمال سے پہلے عورتوں کو ڈاکٹر سے پوری طرح چیک اپ کروالینا چاہیئے کیوں کہ اگر جسم میں کوئی بڑا مرض ہو تو اس ٹابلیٹ کے استعمال سے بہت بڑا خطرہ لاحق ہوسکتا ہے۔ دل کے مریضاؤں کو اس قسم کے ٹابلیٹ سے پرہیز کرنا چاہیے۔ جو عورتیں سگریٹ پیتی ہیں (جو کہ خود صحت کے لئے مضر ہے) یا جن کو ہائی بلڈ پریشر یا شوگر کی بیماری یا خون میں چربی کی زیادتی کی بیماری یا موٹاپے کی شکایت ہو تو انہیں اس طرح کے ٹابلیٹ سے گریز کرنا چاہیئے کیوں کہ اس ٹابلیٹ کے استعمال سے امراض قلب یعنی دل کی بیماریوں میں مبتلا ہونے کا خطرہ لاحق ہوسکتا ہے۔ اگر اس قسم کے ٹابلیٹ کے استعمال کے دوران آنکھ کا مرض ہوجائے تو اسے فوراً روک دینا چاہیئے کیوں کہ اس وقت اس ٹابلیٹ کے استعمال سے آنکھ کی بینائی پر اثر پڑسکتا ہے۔ جن عورتوں میں جگر یا پتہ (یعنی لیور یا گال بلاڈر) کی بیماری ہو' انہیں اس قسم کے ٹابلیٹ کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہیئے کیوں کہ ایسی عورتوں میں اس

ٹابلیٹ کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہئے کیوں کہ ایسی عورتوں میں اس ٹابلیٹ کے استعمال سے پت کی تھیلی میں پتھری کا مرض دیکھا گیا ہے۔ زچگی کے بعد عورتوں کو اس ٹابلیٹ کا استعمال نہیں کرنا چاہئے کیوں اس سے چھاتی سوکھنے لگتی ہے اور دودھ کا بننا کم ہوجاتا ہے اور کئی بار ذرا بھی دودھ نہیں بنتا جس کی وجہ سے نوزائیدہ بچہ ایک قدرتی تحفہ یعنی ماں کے دودھ سے محروم ہوجاتا ہے۔ ایسی حالت میں ہومیوپیتھی دوائیں بڑی مفید اور کار آمد ثابت ہوتی ہیں۔

قصہ کوتاہ، فیملی پلاننگ کے سلسلے میں مندرجہ بالا باتوں کو دھیان میں رکھنا بے حد ضروری ہے۔

دوسرا حصہ

تکلیف دہ ماہواری کے ہومیوپیتھک معالجات

HOMOEOPATIC THERAPEUTICS OF DYSMENORRHEA)

ایکو نائی ٹم نیپلیس (ACONITUM NAPELLUS)

ماہواری کے شروع ہوتے ہی پیڑو کے دائیں حصے میں چبھن کے ساتھ درد ہوتا ہے جو بہت تیز اور تیر کے زخم کے جیسا محسوس ہوتا ہے۔ وضع حمل کی مانند پیڑوں میں دباؤ سا محسوس ہوتا ہے۔ درد کے ساتھ مریضہ کو مجبلی طاری ہوتی ہے اور ہر وقت اس کے ذہن و دماغ میں ایک طرح کا خوف و ڈر سا محسوس ہوتا رہتا ہے۔ وہ ہر وقت بے چین اور کراہتی رہتی ہے اور اس طرح وہ بہت گھبرانے لگتی ہیں۔ اسے شدت کی پیاس محسوس ہوتی ہے۔ بار بار زیادہ مقدار میں ٹھنڈا پانی پیتی رہتی ہے لیکن پھر بھی پیاس نہیں بجھتی۔ ماہواری کے دوران خون بالکل سرخ نکلتا ہے اور کافی مقدار میں گرتا ہے۔ کچھ دنوں تک ماہواری ہوتی ہی رہتی ہے۔ ماہواری کے ساتھ ناک سے خون بھی بہتا ہے جس کی وجہ سے مریضہ کی ذہنی الجھن اور خوف و ڈر میں اور بھی اضافہ ہوتا ہے۔ ایسی مریضہ راستے میں اکیلے چلنے یا راستہ پارک کرنے اور بھیڑ میں جانے سے ڈرتی ہے۔ اسے گیت اور سنگیت بالکل ہی پسند نہیں۔ ہوتا اسے 30 اور 200 پوٹینسی میں استعمال کریں

ایلیٹرس فیری نوسا (ALETRIS FARINOSA)

ایسی مریضہ میں خون کی کمی ہوتی ہے۔ اس لئے وہ ہر وقت تھکی تھکی سی اور ست دکھائی دیتی ہے۔ جن لڑکیوں میں ماہواری قبل از وقت شروع ہوتی ہے اور درد کی شدت برداشت کی حد سے تجاوز کرنے لگتی ہے' ان کے لئے یہ دوا بہت ہی کارگر ثابت ہوتی ہے۔ ماہواری کافی مقدار میں ہوتی ہے۔ پیڑو کے حصے میں بھاری پن کا احساس ہوتا ہے۔ عورتوں میں ماہواری کے وقت وضع حمل جیسا درد ہوتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی احساس ہوتا ہے کہ جیسے بچہ دانی باہر کی طرف نکلتی چلی آرہی ہے۔ بعض مریضاؤں میں یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ ماہواری رک رک کر اور کم مقدار میں ہوتی ہے۔ اس دوا کی افادیت ٹنکچر (Q) اور 3x پوٹینسی میں اچھی پائی گئی ہے۔

ایمونی یم کاربو نیکم (AMMONIUM CARBONICUM)

ماہواری وقت سے پہلے اور کافی مقدار میں ہوتی ہے۔ ماہواری شروع ہونے سے پہلے پیٹ میں کافی مروڑ دیکر دست ہوتا ہے اور بھوک بالکل ختم ہوجاتی ہے حتیٰ کے کھانے کی خواہش بھی نہیں ہوتی ۔ خون جما ہوا اور کالا ہوتا ہے درد کے ختم ہوتے ہی خون کا بہنا بھی بند ہوجاتا ہے۔ دوران حیض درد کے ساتھ ساتھ تھکاوٹ (خاص کر جانگھوں میں)' دانت میں درد اور چہرے پر ایک طرح کی اداسی معلوم پڑتی ہے۔ اس وقت مریضہ کو جمائی بھی خوب آتی ہے۔ اس کے علاوہ اسے ٹھنڈے پن کا بھی احساس ہوتا ہے۔ یوں تو دیکھنے میں اس قسم کی مریضہ لحیم و شحیم ہوتی ہے مگر بہت جلد تھک جاتی ہے اور ان سے سردی بھی بہت جلد لگ جاتی ہے۔ یہ دوا 30اور 200 پوٹینسی میں استعمال کریں۔

بیلاڈونا (Belladonna)

ماہواری کے شروع ہونے سے پہلے پیڑو میں درد ہوتا ہے۔ اس درد کی سب

سے بڑی خاصیت یہ ہے کہ درد اچانک ہوتا ہے اور پھر اچانک ہی غائب ہوجاتا ہے۔ درد کافی شدت کے ساتھ ہوتا ہے۔ ایک کولھے سے دوسرے کولھے میں درد پھیلتا رہتا ہے۔ ماہواری کے وقت دونوں چھاتیوں میں بھاری پن کا احساس ہوتا ہے۔ سر میں بھی بھاری پن کا احساس ہوتا ہے اور چہرہ سرخ ہوجاتا ہے۔ خون کا رنگ بالکل سرخ ہوتاہے اور کافی مقدار میں خون خارج ہوتا ہے۔ دوران حیض مریضہ کو ایسا احساس ہوتا ہے کہ جیسے اس کے پیٹ میں اندرونی اعضاء پیشاب کے راستے باہرکی طرف آرہے ہوں۔ وہ ذہنی طور پر کچھ چڑچڑی ہوجاتی ہے اس لئے ذرا ذرا سی بات پر لوگوں کو کاٹنے کے لئے دوڑتی ہے اور چیزوں کو توڑنے پھوڑنے لگتی ہے جبکہ نارمل حالت میں بالکل ہی شگفتہ مزاج اور بالکل ہنس مکھ ہوتی ہے۔ 30 اور 200 پوٹینسی میں استعمال کرنے سے خاطرخواہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔

بوئیسٹا (BOVISTA)

ماہواری سے قبل اور دوران ماہواری مریضہ کو دست ہوتا ہے۔ وقت سے پہلے ہی ماہواری ہوجاتی ہے اور کافی مقدار میں ہوتی ہے۔ پیڑو کے نیچے درد ہوتا ہے اور خون کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔ رات کے وقت ماہواری میں تیزی آجاتی ہے۔ کمر کے گرد زیادہ سے کپڑا باندھنے سے وہ برداشت نہیں کرپاتی۔ اس قسم کی مریضہ اگر بولنے میں تو تلاتی ہو تو اس کی تشخیص میں یہ ایک مثبت علامت سمجھی جاتی ہے۔ اسے 30 پوٹینسی یعنی پاور میں استعمال کرنے پر خواطرخواہ نتیجہ ملتا ہے۔ یہ 200 پوٹینسی میں بھی استعمال کی جاتی ہے۔

کیکٹس گرانڈی فلورس(Cactus Grandiflorus)

ماہواری وقت سے پہلے یا پھروقت پر ہوتی ہے لیکن اس کی مقدار بہت ہی کم ہوتی ہے۔ زیادہ تر یہ دیکھا گیا ہے کہ دوسے تین دن تک ماہواری جاری رہتی ہے۔

درد میں اتنی شدت ہوتی ہے کہ مریضہ برداشت نہیں کرپاتی ہے۔ درد سے کراہنے لگتی ہے۔ یہاں تک کہ رو پڑتی ہے۔ درد کی شدت ایک خاص وقت یعنی شام کو بڑھتی ہے۔ ماہواری کے دوران خارج ہونے والے خون کا رنگ کالا اور بالکل پیچ جیسا ہوتا ہے۔ سونے سے یا لیٹ جانے سے خون کا گرنا بند ہوجاتا ہے۔ سینے کے بائیں جانب یہ احساس ہوتا ہے کہ جیسے دل میں کھنچاؤ ہورہا ہو۔ ایسی مریضہ اگر بائیں کروٹ میں سونا چاہتی ہو تو اسے اختلاج قلب کی شکایت ہونے لگتی ہے۔ اس دوا کو مدر ٹنکچر، 3x، 30 اور 200 پوٹینسی میں استعمال کریں۔

کیلکیریا کاربونیکا (CALCAREA CARBONICA)

یہ دوا ان لڑکیوں کے لئے بہت ہی مفید ثابت ہوئی ہے جن کو پہلی ماہواری کم عمر میں ہی آجاتی ہے۔ ماہواری ہونے سے پہلے رات میں کافی درد ہوتا ہے۔ دونوں چھاتیوں میں بھاری پن کا احساس ہوتا ہے۔ سر درد اور ٹھنڈی سا محسوس ہوتا ہے۔ ماہواری کافی مقدار میں ہوتی ہے۔ کبھی کبھی تو کم بھی ہوتی ہے یا دب کر رہ جاتی ہے۔ خون کا رنگ بالکل سرخ ہوتا ہے جو کافی دنوں تک بہتا ہے۔ پیڑو میں ایسا درد ہوتا ہے کہ جیسے کوئی کاٹ رہا ہو۔ ماہواری کے دوران پاؤں بالکل سرد اور نم ہوجاتے ہیں۔ سر کے اوپری حصے میں دوران خون بہت تیز ہوجانے سے گرمی کا احساس ہوتا ہے۔ بعض مریضاؤں کو چکر آنے لگتا ہے اور کبھی کبھی تو متلی کے ساتھ الٹی بھی ہوجاتی ہے۔ جب ماہواری ختم ہوتی ہے تو پیڑو میں ہلکی سی چبھن محسوس ہوتی ہے۔ ایسی مریضہ بہت جلد ٹھنڈ سے متاثر ہوتی ہے۔ وہ جسمانی طور پر موٹی ہوتی ہے۔ انڈا اسے بہت پسند ہوتا ہے۔ اسے پسینہ بھی کافی آتا ہے۔ اس کی ایک علامت بہت ہی عجیب و غریب ہوتی ہے۔ یہ وہ ہے کہ اسے قبض کی شکایت ہوتی رہتی ہے مگر اس حالت میں وہ اپنے آپ کو بہتر محسوس کرتی ہے جب کہ عام بات یہ ہے کہ پاخانہ نہ ہونے سے طبیعت اچھی نہیں لگتی۔ کیلکیریا کاربونیکا اور بیلاڈونا میں ایک گہرا رشتہ

ہے۔ اگر کسی مریضہ کو بیلاڈونا دی گئی ہو تو اسے پوری طرح شفا یاب ہونے کے لئے کیلکیریا کاربونیکا دینی پڑی گی۔ مگر اس دوا کے استعمال میں یہ احتیاط ضرور برتیں کہ اسے بہت جلد جلد نہ دہرائیں۔ 30'200' اور1M کی پوٹینسی میں استعمال کریں

کاؤلوفائی لم (CAULOPHYLLUM)

پیٹ میں کھینچاؤ پیدا ہوتا ہے۔ پیڑو میں رک رک کر دوروں کی طرح درد ہوتا ہے جسے برداشت کرنا مشکل ہوتا ہے۔ یہ درد ہر سمت پھیل جاتا ہے یعنی پیڑو سے دوسرے اعضاء میں بھی یہ درد پھیلتا ہے۔ کافی مقدار میں ماہواری ہوتی ہے۔Q'30 اور200پوٹینسی میں استعمال کریں۔

کیمومیلا (CHAMOMILLA)

کالے رنگ کا جما ہوا خون ماہواری میں خارج ہوتا ہے جو کافی مقدار میں گرتا ہے۔ پیڑو کے حصے میں دباؤ اور درد محسوس ہوتا ہے جو بالکل وضع حمل جیسا محسوس ہوتا ہے۔ درد سے دونوں جانگھیں پھٹنے لگتی ہیں۔ ماہواری کے دوران باربار پیشاب کی حاجت محسوس ہوتی ہے۔ مریضہ کا ایک گال سرخ تو دوسرا پیلا دکھائی پڑتا ہے۔ کافی پسینہ آتا ہے جو گرم رہتا ہے۔ ایسی مریضہ تکلیف برداشت کرنے کے قابل نہیں ہوتی' اسی لئے بہت جلد غصہ اور چڑچڑا پن کا اظہار کرتی ہے یہاں تک کہ لوگوں کو مارنے پر اتر آتی ہے۔ اسے30اور200پوٹینسی میں استعمال کریں۔

سیمی سی فیوگا ریسی موسا(Cimicifuga Racemosa)

ماہواری شروع ہونے سے پہلے ہی درد شروع ہوجاتا ہے۔ پیڑو میں درد کا احساس ہوتا ہے۔ درد ایک کولھے سے دوسرے کولھے تک پھیلتا ہے۔ بعض دفعہ درد ناف کی طرف اٹھتا ہے۔ کبھی کبھی یہی درد پیڑو سے شروع ہوکر دونوں جانگھوں کے

سامنے کے حصے میں اتر آتا ہے۔ اس درد کی بڑی خاصیت یہ ہے کہ جیسے جیسے ماہواری تیز ہوتی ہے' درد بھی اسی شدت کے ساتھ بڑھنے لگتا ہے۔ دوران حیض کافی مقدار میں خون خارج ہوتا ہے۔ خون کا رنگ کالا ہوتا ہے جو جمے ہوئے ٹکڑوں کی مانند ہوتا ہے جس میں کافی بدبو بھی ہوتی ہے۔ ایسی مریضہ کے کمر میں بھی درد رہتا ہے۔ اس میں اعصابی کمزوری اس قدر ہوتی ہے کہ بہت جلد گھبرا جاتی ہے۔ ذہنی طور پر بہت افسردہ ہوتی ہے اور بند گاڑی میں سواری کرنے سے ڈرتی ہے۔ اگر مریضہ کے جوڑوں کا بھی درد ہوتا ہو تو یہ علامت اس دوا کی تشخیص کے لئے مثبت اہمیت کے مترادف ہوتی ہے۔ ایسی مریضہ میں حیض ٹھیک وقت پر نہیں ہوتا ہے۔6'30اور200 پوٹینسی استعمال کریں۔ اس دوا کا دوسرا نام ایکٹیاریسی موسا (ACTAEA RACEMOSA) ہے۔

کوک کیولس انڈیکس (COCCULUS INDICUS)

درد کے ساتھ ماہواری ہوتی ہے جو وقت سے پہلے ہی شروع ہوجاتی ہے۔ ماہواری میں خارج ہونے والا مادہ بالکل کالا ہوتا ہے جو کافی مقدار میں آتا رہتا ہے۔ درد شدت کے ساتھ مگر رک رک کر ہوتا رہتا ہے جو برداشت کی حد کو پار کرجاتا ہے۔ ماہواری کے دوران اتنی کمزوری ہوجاتی ہے کہ مریضہ مشکل سے کھڑی ہوپاتی ہے۔ ایسی مریضہ ذہنی طور پر پریشان اور کم عقل ہوتی ہے۔ بہت جلد جلد باتیں کرتی ہے اور اپنی مخالفت کسی بھی طرح برداشت نہیں کرپاتی۔ ایسی مریضہ میں ایک علامت بہت ہی انوکھی ہوتی ہے۔ وہ یہ کہ اگر وہ کسی گاڑی یعنی بس ٹیکسی یا پھر کشتی یا اسٹیمر میں سفر کرتی ہے تو اسے متلی اور قے ہونے لگتی ہے۔ اسے 6'30 اور 200 کی پوٹینسی میں استعمال کریں۔

کونایم میکیو لیٹم (CONIUM MACULATUM)

ماہواری شروع ہونے سے قبل دونوں چھاتیاں سوج جاتی ہیں جس سے مریضہ بھاری پن، سخت اور درد محسوس کرتی ہے۔ ماہواری سے قبل چہرے پر دانے نکل آتے ہیں۔ ماہواری دیر سے اور بہت کم ہوتی ہے۔ خون چاکلیٹی رنگ کا ہوتا ہے۔ پیڑو میں دباؤ سا محسوس ہوتا ہے اور درد دونوں پاؤں تک پھیلتا ہے۔ ماہواری کے دوران پیشاب کرنے میں تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ پیشاب رک جاتا ہے اور پھر دوبارہ شروع ہوتا ہے۔ دل کے حصے میں درد سا محسوس ہوتا ہے اور سونے سے چکر آنے لگتا ہے۔ حتیٰ کے لیٹنے کی حالت میں سر گھمانے سے بھی سر میں چکر آتا ہے۔ ایسی مریضہ کو اکیلے میں گھبراہٹ ہوتی ہے مگر لوگوں سے ملنا بھی پسند نہیں کرتی۔ غیرشادی شدہ عورتوں، بیواؤں اور ان لڑکیوں میں جو جنسی جذبات کا حد سے زیادہ استعمال کرتی ہیں، ان کے لئے یہ دوا بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ اسے 6، 30 اور 200 میں پوٹینسی استعمال کریں۔

جیلیسمیم (GELSEMIUM)

ماہواری سے قبل سر میں درد، الٹی، پیڑو میں درد، کمر اور دونوں پاؤں میں درد ہوتا ہے۔ چہرہ سرخ ہوجاتا ہے۔ ایسا احساس ہوتا ہے کہ بچہ دانی کو کوئی ہاتھ سے پکڑ کر زور سے دبا رہا ہو۔ ماہواری کے دوران آواز بالکل بھاری ہوجاتی ہے۔ اور حلق میں درد بھی ہوتا ہے۔ مریضہ کو پیاس نہیں لگتی۔ ماہواری بہت ہی کم ہوتی ہے۔ اس دوا کو 3x، 6اور 30پوٹینسی میں استعمال کریں

گوسی پیئم ہربیسی یم (GOSSYPIUM HERBAEUM)

مریضہ کو ماہواری شروع ہونے کا احساس ہوتا رہتا ہے لیکن ماہواری ہوتی ہی نہیں اگر چہ ماہواری کا وقت بھی ہوجاتا ہے۔ اس احساس کے ساتھ پیڑو میں درد بھی

ہوتا ہے۔ درد کے ساتھ بھاری پن محسوس ہوتا ہے ماہواری بہت ہی قلیل مقدار میں ہوتی ہے جو بالکل پانی جیسی ہوتی ہے۔ ایسی خواتین اکثرو بیشتر دراز قد ہوتی ہیں جن میں خون کی کمی پائی جاتی ہے اور بہت جلد گھبرانے والی ہوتی ہیں۔ اسے مدر ٹنکچر (Q) اور 6x پوٹینسی میں استعمال کریں۔

گریفائٹس (Graphites)

ماہواری کے وقت پیٹ کے نچلے حصے میں بہت زور کا درد ہوتا ہے۔ ساتھ ساتھ کلیجے کے پاس بھی درد ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ آواز کا بھاری ہونا' سردی کا ہونا' کھانسی اور پسینہ کا ہونا اور متلی کا احساس خاص کر صبح کے وقت ہونا' یہ سب علامتیں ماہواری کے دوران پائی جاتی ہیں۔ ماہواری ٹھیک وقت پر نہیں ہوتی اور اگر ہوتی ہے تو ایک دن یا زیادہ سے زیادہ دو دن تک جاری رہتی ہے۔ ماہواری میں خارج ہونے والے مادے کا رنگ ہلکا پیلا ہوتا ہے۔ ماہواری سے پہلے اور اس کے بعد مریضہ کو لیکوریا کی شکایت بھی رہتی ہے۔ اس دوا کو 30 اور 200 پوٹینسی میں استعمال کریں۔

لیک کینائی نم (LAC CANINUM)

قبل از وقت ماہواری شروع ہوجاتی ہے اور کافی مقدار میں ہوتی ہے۔ خون بالکل سرخ ہوتا ہے جو لیسدار اور ڈوری جیسا ہوتا ہے۔ ماہواری کے دوران پیٹ کے بائیں حصے میں شدت کا درد ہوتا ہے جو ایک طرف سے دوسری طرف پھیلتا رہتا ہے۔ اس درد کی خاصیت یہ ہے کہ ماہواری کے شروع ہوتے ہی درد کی شدت میں کمی آجاتی ہے (جیسا کہ لیکیسس اور زنکم میٹا لیکم میں یہی علامت پائی جاتی ہے۔) ماہواری کے ساتھ حلق میں درد ہوتا ہے جو ماہواری کے ختم ہوتے ہی غائب ہوجاتا ہے۔ اس دوا کو 200 اور 1 M کی پوٹینسی میں استعمال کریں اور بار بار دہرانے

سے گریز کریں۔

لیلیم ٹگرینم (LILIUM TIGRINUM)

پیڑو کے بائیں حصے میں درد شروع ہوتا ہے جہاں سے یہ پورے پیڑو میں پھیل جاتا ہے۔ پھر پیڑ سے کاچھ میں پھیلتا ہوا پاؤں تک آجاتا ہے۔ حیض وقت سے پہلے شروع ہوجاتا ہے مگر بہت ہی قلیل مقدار میں ہوتا ہے جو دیکھنے میں بالکل کالا' جما ہوا اور بدبودار ہوتا ہے۔ صرف چلنے پھرنے سے ہی اس طرح کا اخراج ہوتا رہتا ہے۔ آرام کی حالت میں ماہواری کا گرنا رک جاتا ہے۔ ماہواری کے وقت پاخانے کی حاجت محسوس ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ مریضہ کو ایسا احساس ہوتا ہے کہ پیٹ کے تمام اعضاء نکل کر باہر کی طرف چلے آرہے ہوں۔ اسی لئے مریضہ ایک پاؤں کے اوپر دوسرے پاؤں کو چڑھا کر بیٹھتی ہے۔ تاکہ اعضاء باہر نہ آسکیں۔ ایسی مریضہ میں ہمیشہ جلد بازی اور پریشانی کی کیفیتیں پائی جاتی ہیں۔ ان میں جنسی خواہشات حد درجہ پائی جاتی ہے۔ انہیں گوشت کھانے میں اچھا لگتا ہے۔ اس دوا کو 30 اور 200 کی پوٹینسی میں استعمال کریں۔

میگنیشیا کاربونیکا (MAGNESIA CARBONICA)

ماہواری ہمیشہ دیر سے شروع ہوتی ہے جس کی مقدار بھی بہت قلیل ہوتی ہے۔ خون کا رنگ کالا بالکل پیچ کی مانند ہوتا ہے اور جسے دھونا بہت مشکل ہوتا ہے کیوں کہ کپڑے سے اس کے رنگ کو ہٹانے میں بہت مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے یعنی بہت جلدی اور آسانی سے اس کا داغ نہیں مٹتا۔ ماہواری سے پہلے حلق میں درد' سردی اور ناک بند ہوجاتی ہے۔ ماہواری کے دوران وضع حمل کی مانند درد ہوتا ہے۔ ایسا احساس ہوتا ہے کہ جیسے پیٹ کے اندر کوئی چھری سے کاٹ رہا ہو۔ ساتھ ہی ساتھ پیٹھ میں بھی درد ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مریضہ کو ٹھنڈک اور کمزوری بھی محسوس ہوتی ہے۔

ماہواری کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ صرف رات کے وقت سونے سے یا پھر لیٹنے سے ہوتی ہے اور چلنے پھرنے سے رک جاتی ہے۔ اس دوا کو 30 اور 200 پوٹینسی میں استعمال کریں۔

میگنشیا فاسفوریکا (MAGNESIA PHOSPHORICA)

یہ ایک بائیو کیمک دوا ہے جس کا اثر جادوئی ہوتا ہے۔ اگر اسے ہومیوپیتھی کی بیرل گن کہا جائے تو بے جانہ ہوگا کیوں کہ اس کے استعمال سے مریضہ کو ماہواری کے دوران ہونے والی درد کی شدت سے چند لمحوں میں آرام مل جاتا ہے۔ درد کی شدت سے مریضہ پاگل ہوجاتی ہے۔ آرام کے لئے ایک جگہ سے دوسری جگہ تبدیل کرتی رہتی ہے۔ درد پیٹ کے داہنے حصے میں ہوتا ہے۔ اس جگہ کو زور سے دبائے رکھنے اور سامنے کی طرف جھک کر بیٹھنے سے کچھ آرام ملتا ہے یا پھر بوتل میں گرم پانی بھر کر اسے کپڑے سے لپیٹ کر درد کی جگہ پر رکھنے سے درد میں کچھ کمی آتی ہے۔ درد ہمیشہ ماہواری سے ایک یادو روز قبل ہی شروع ہوجاتا ہے اور ماہواری کے شروع ہوتے ہی درد میں کمی آنے لگتی ہے۔ ماہواری میں خارج ہونے والا خون کالا اور ڈوری جیسا ہوتا ہے۔ اسے 6x ٹابلیٹ کی شکل میں استعمال کریں۔ سم گرم پانی میں ڈال کر استعمال کرنے سے بہت جلد آرام ملتا ہے۔

پلساٹیلا نگریکینس (PULSATILLA NIGRICANS)

ماہواری اکثر و بیشتر اپنے مقررہ وقت کے گزر جانے کے بعد ہوتی ہے۔ تجربے سے اکثر دیکھا گیا ہے کہ ٹھیک وقت کے چار پانچ دنوں کے گزرنے کے بعد ماہواری شروع ہوتی ہے اور وہ بھی زیادہ دنوں تک جاری نہیں رہتی بلکہ دو تین دنوں کے بعد ہی بند ہوجاتی ہے جس کی مقدار بھی نہایت ہی معمولی سی ہوتی ہے۔ اس کی نوعیت اور رنگت میں تبدیلی آتی رہتی ہے۔ کبھی تو یہ گاڑھے کالے رنگ کی ہوتی ہے۔ تو

کبھی خون کے جمے ہوئے ٹکڑے کی مانند اور کبھی بالکل پانی جیسی ہو۔ یہ دن کے وقت اور چلتے پھرنے سے زیادہ ہوتی ہے۔ ماہواری کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ خون کا بہنا اچانک بند ہوجاتا ہے۔ اور پھر دوبارہ بہنا شروع ہوجاتا ہے۔ ماہواری کے ساتھ کمر اور پیٹھ میں کافی درد ہوتا ہے' جسے مریضہ برداشت نہیں کرپاتی ہے۔ وہ اس درد کی شدت سے کراہنے اور رونے لگتی ہے۔ اسی شدت کے ساتھ پیٹ میں بھی درد ہوتا ہے جہاں سے یہ اپنی جگہ تبدیل کرتا رہتا ہے۔ ماہواری کے ساتھ الٹی اور دست ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ مریضہ کی زبان بالکل سوکھی ہوئی ہوتی ہے مگر اسے پیاس نہیں لگتی جو اس دوا کی سب سے بڑی خصوصیت ہے۔ ماہواری کے ساتھ مریضہ کو ٹھنڈک کا بھی احساس ہوتا ہے۔ ایسی مریضہ دیکھنے میں حسین و جمیل ہوتی ہے اس کا رنگ گورا ہوتا ہے۔ اسے کھلی ہوا بے حد پسند ہوتی ہے۔ ماہواری کے ختم ہونے کے بعد بھی دست کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اس دوا کو 30' 200 اور 1 M میں استعمال کریں۔

وائی برنم اوپیولس (VIBURNUM OPULUS)

پیٹ میں مروڑ کے ساتھ ماہواری ہوتی ہے۔ ماہواری ہمیشہ کافی دیر سے ہوتی ہے جو چند ہی گھنٹے رہنے کے بعد بند ہوجاتی ہے۔ درد پیڑو سے پھیل کر دونوں جانگھوں تک ہوتا رہتا ہے۔ پیڑو کے نیچے اور کمر تک درد ہونے لگتا ہے۔ ماہواری یہ بدبودار ہوتی ہے۔ اس دوا کو مدر ٹنکچر (Q)' 6X '30 اور 30 پوٹینسی میں استعمال کریں۔

دبی ہوئی ماہواری کے ہومیو پیتھک معالجات
(HOMOEOPATHIC THERAPEUTICS OF SUPPERESSED MENSES)

ایکونائی ٹم نیپلیس (ACONITUM NAPELLUS)

اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ بالغ لڑکیوں میں ڈر' خوف یا سردی میں ماہواری کے وقت نکلنے سے ماہواری دب جاتی ہے۔ ان عورتوں میں جن میں افراط دم بہت زیادہ ہوتی ہے' ماہواری کے دبنے کی بیماری پائی جاتی ہے ٹھنڈے پانی میں نہانے سے بھی ماہواری دب جاتی ہے۔ اگر مریضہ کے دماغ کے خون کی نلیوں میں خون کا دباؤ زیادہ ہوجائے تو اس کے اثر سے بھی ماہواری رک سکتی ہے۔ بعض مریضاؤں میں یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ سینے میں خون کی گردش بہت زیادہ ہوجانے سے ماہواری دب جاتی ہے 30' اور 200 کی پوٹینسی میں استعمال کریں۔۔

برائیونیا ایلبا (BRYONIA ALBA)

جب ماہواری کا وقت ہوتا ہے تو اس وقت ماہواری نہیں ہوتی بلکہ اس کے بجائے ناک سے خون گرتا ہے جسے طب کی اصطلاح میں اسے ویکریس مینسٹرویشن (VICARIOUS MENSTRUATION) کہتے ہیں۔ ایسی مریضہ کے جوڑوں میں بھی درد ہوتا ہے 30' اور 200' کے پوٹینسی میں استعمال کریں۔

کیل کیریا کاربونیکا (CALCAREA CARBONICA)

پانی میں کام کرنے سے ماہواری دب جاتی ہے یا پھر ماہواری کے وقت پانی میں بھیگ جانے سے ماہواری دب جاتی ہے۔ اکثر ان مریضاؤں میں یہ واقعہ رونما ہوتا ہے جو موٹی ہوتی ہیں اور جنہیں انڈا کھانے کی رغبت ہوتی ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ بہت جلد سردی لگنے کی کیفیت ہوتی ہے۔ اسے 200 اور 1 M پوٹینسی میں استعمال کریں۔

کیمو ملا (CHAMOMILLA)

اگر ماہواری کا وقت بالکل عنقریب ہو اور اسی وقت مریضہ کسی بھی وجہ کر یا کسی بات پر بہت زیادہ غصے کا اظہار کرتی ہیں تو اس کے اثر سے ماہوای دب جاتی ہے۔ ایسی مریضہ میں چڑچڑاپن' بے چینی اور غصہ حد درجہ پایا جاتا ہے یہ اپنی مخالفت ذرا بھی برداشت نہیں کر سکتی۔ اسے 200 پوٹینسی میں استعمال کریں۔

گریفائٹس (GRAPHITES)

ماہواری کے وقت مریضہ کے پاؤں بھیگ جانے سے ماہواری رک جاتی ہے۔ یہ بیماری ان خواتین میں پائی جاتی ہے جو بہت زیادہ موٹی ہوتی ہیں اور جن کا رنگ صاف ہوتا ہے اور جن میں جلد کی بیماری اکثر بیشتر ہوا کرتی ہے اور جو سردی برداشت نہیں کر پاتیں۔ اسے 30 اور 200 پوٹینسی میں استعمال کریں۔

لیک ڈی فلوریئم (LAC DEFLORAIUM)

ماہواری کے وقت اگر مریضہ ایک گلاس دودھ پی لے تو ماہواری دب جاتی ہے اور یہ اس وقت تک دبی رہتی ہے جب تک کہ دوسرا مہینہ نہیں آجاتا۔ اس کے علاوہ اگر مریضہ نے ماہواری کے وقت اپنے ہاتھوں کو ٹھنڈے پانی میں ڈبو دیا ہو تو اس کے اثر سے بھی ماہواری رک جاتی ہے۔ اسے 30 اور 200 پوٹینسی میں استعمال

کریں۔

پلساٹیلا نگریکینس (PULSATILLA NIGRICANS)

اکثر بالغ لڑکیوں میں یہ دیکھا گیا ہے کہ عین ماہواری کے وقت اگر وہ اپنے پاؤں کو کافی دیر تک پانی میں بھگوئے رکھتی ہیں تو اس کے اثر سے ان کی ماہواری رک جاتی ہے۔ خاص کر ان لڑکیوں میں یہ باتیں عام پائی جاتی ہیں جن کی خون کی نلیوں میں دوران خون بہت تیز ہوتا ہے جس کی وجہ سے کر ان کا چہرہ سرخ دکھائی دیتا ہے۔ ایسی لڑکیوں کو کھلی ہوا بہت پسند آتی ہے۔ ان کی زبان اگرچہ سوکھی ہوئی ہوتی ہے مگر انہیں پیاس نہیں لگتی۔ اسے 200 اور M 1 پوٹینسی میں استعمال کریں۔

سٹیفی سیگریا (STAPHYSAGRIA)

مریضہ کی رسوائی کی گئی ہو' اسے بہت برا بھلا کہا گیا ہو جس سے اسے غصہ تو آجائے لیکن اس نے اپنے غصے یا ناراضگی کا اظہار نہ کیا ہو بلکہ اسے سہ لیا ہو اور جب وہ تنہائی میں جائے تو اس واقعہ پر سوچ سوچ کر من ہی من میں غصہ کرتی رہے ۔ ان باتوں کے اثر سے اس کی ماہواری دب جاتی ہے۔ ایسی حالت میں اسے 30 یا 200 پوٹینسی میں استعمال کریں۔

ماہواری کا نہ ہونا اور اس کے ہومیوپیتھک معالجات

(HOMOEOPATHIC THERAPEUTICS

OF AMENORRHOEA)

نوٹ : ماہواری کا نہ ہونا اور ماہواری کا دب جانا دراصل ایک ہی معنی میں استعمال ہوتا ہے کیوں کہ دونوں حالتوں میں کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہوتی ہے' جس کے نتیجے میں ماہواری نہیں ہوتی یا دب کر رہ جاتی ہے لہٰذا اس باب میں بھی وہی دوائیں استعمال کی جاسکتی ہیں جو ماہواری کے دبنے پر بتائی گئی ہیں۔ اس باب میں کچھ اور نئی دواؤں کا ذکر کیا جارہا ہے جو اس حالت میں مفید ثابت ہوئی ہیں۔

اپوسائی نم کینا بینم **(APOCYNUM CANNABINUM)**

مریضہ کے بدن میں سوجن آجاتی ہے۔ اسی سوجن کی وجہ سے اسے ماہواری نہیں ہوتی۔ مریضہ کو پیاس کی شدت محسوس ہوتی ہے۔ اسے 6x اور 30 پوٹینسی میں استعمال کریں۔

کولوسنتھس **(COLOCYNTHIS)**

غصہ سے اور چپ چاپ غم سہتے رہنے سے اس کا اثر ماہواری پر پڑتا ہے جس کی وجہ سے مریضہ کو ماہواری نہیں ہوتی۔ اس کے وقت مریضہ کے پیٹ میں مروڑ

سے درد ہوتا ہے جو دابنے سے کم ہوتا ہے یا پھر اگر وہ سامنے جھک کر بیٹھتی ہیں تو آرام ملتا ہے۔ اسے 6x، 30 اور 200 پوٹینسی میں استعمال کریں۔

ڈلکامارا (DULCAMARA)

سردی میں نکلنے سے یا پھر برسات کے دنوں میں پانی سے پاؤں کے بھیگ جانے کی وجہ سے ماہواری نہیں ہوتی۔ ماہواری کے وقت چہرے اور جلد پر دانے نکل آتے ہیں۔ ایسی خواتین میں یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ ٹھنڈ کی وجہ سے یا سردی لگنے پر جلد پر دانے یا پتی اچھل آتی ہے۔ اسے 30 اور 200 پوٹینسی میں استعمال کریں۔

لیلیم ٹگرینم (LILIUM TIGRINUM)

دل کی تکلیف کے ساتھ ماہواری نہیں ہوتی یا پھر بیضہ دانوں میں بیماری کی وجہ سے درد ہونے سے ماہواری نہیں ہوتی۔ اسے کو یہ احساس ہوتا ہے کہ اس کی بچہ دانی باہر کی طرف چلی آرہی ہے۔ اس کو لیکوریا کی بھی تکلیف رہتی ہے۔

سیپیا (SEPIA)

مریضہ کو بار بار دورے کی طرح سر میں درد ہوتا ہے۔ دانت میں بھی درد کا احساس ہوتا ہے۔ مریضہ کے چہرے پر ہلکے داغ ہوتے ہیں یا پھر اس کا چہرہ زرد دکھائی پڑتا ہے۔ معدہ میں درد محسوس ہوتا ہے گویا معدہ بالکل خالی ہو۔ ایسی عورت کے کولھے کا حصہ مردوں جیسا ہوتا ہے۔ اسے لیکوریا کی بھی تکلیف رہتی ہے۔ اسے 30 اور 200 پوٹینسی میں استعمال کریں۔

عورتوں میں دھات گرنے کی بیماری یا اختناق الرحم کے ہومیوپیتھک معالجات

(HOMOEOPATHIC THERAPEUTICS OF LEUCORRHOEA)

ایسکیولس ہپو کیسٹینم (AESCULUS HIPPOCASTANUM)

دھات کا رنگ گہرا پیلا، گاڑھا اور لیسدار ہوتا ہے۔ مریضہ کی کمر اور کولہے میں کافی درد ہوتا ہے۔ پاؤں میں کھینچاؤ ہوتا ہے اور وہ کافی تھکاوٹ محسوس کرتی ہے یہاں تک کہ تھوڑی دور چلنے کے بعد تھک جاتی ہے اور پیٹھ میں کمزوری محسوس کرتی ہے۔ ایسی عورت کو بواسیر کی بھی بیماری ہوتی ہے مسہ باہر کی طرف نکلا ہوا رہتا ہے۔ اسے 6، 30 اور 200 پوٹینسی میں استعمال کریں۔

ایلومینا (ALUMINA)

اس کے اخراج کا رنگ پیلا ہوتا ہے جو بہت زیادہ مقدار میں نکلتا رہتا ہے۔ بہتے بہتے یہ پاؤں تک چلا آتا ہے۔ بعض مریضاؤں میں اس کا رنگ سفید اور لیسدار ہوتا ہے۔ دن کے وقت زیادہ بہتا ہے۔ چلنے پر اور کھڑے رہنے سے بھی بڑھتا ہے۔

ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے سے اس کے اخراج میں کمی آتی ہے۔ ماہواری سے پہلے یا ماہواری کے بعد اس کا اخراج ہوتا ہے۔ ایسی مریضہ کو قبض کی بھی شکایت ہوتی ہے۔ دو تین دن تک پاخانے کا احساس ہی نہیں ہوتا۔ اسے آلو پسند نہیں ہوتا۔ اس دوا کو 30 اور 200 پوٹینسی میں استعمال کریں۔

بوریکس (BORAX)

لیوکوریا کافی مقدار میں ہوتا ہے جو دیکھنے میں اسٹارچ یعنی انڈے کی سفیدی جیسا ہوتا ہے اور کافی گرم ہوتا ہے گویا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گرم پانی بہہ رہا ہو۔ یہ کافی تلخ ہوتا ہے اس لئے جس جگہ پر گرتا ہے وہاں خارش ہوتی ہے۔ یہ کافی دنوں تک گرتا ہے بعض خواتین میں دو دو ہفتے تک گرتا رہتا ہے۔ اسے 6، 30 اور 200 پوٹینسی میں استعمال کریں۔

کیل کیریا کاربونیکا (CALCAREA CARBONICA)

لیکوریا بالکل دودھ جیسا سفید رنگ کا ہوتا ہے اور بہت تلخ ہوتا ہے اس لئے جس جگہ تک یہ بہہ کر جاتا ہے وہاں خارش ہوتی ہے۔ کم عمر کی بچیوں میں اگر لیکوریا ہو تو یہ اور کار آمد ثابت ہوتی ہے۔ اس قسم کی بچیاں کافی فربہ اور موٹی ہوتی ہیں اور انڈے کی بہت شوقین ہوتی ہیں۔ انہیں سردی برداشت نہیں ہوتی۔ بہت جلد ٹونسل اور گلٹیوں کی بیماری میں مبتلا ہوجاتی ہیں۔ قبض کی بھی شکایت رہتی ہے۔ اسے 30 اور 200 پوٹینسی میں استعمال کریں۔

گریفائٹس (GRAPHITES)

ماہواری سے پہلے اور ماہواری کے بعد لیکوریا خارج ہوتا ہے۔ یہ بہت ہی تلخ ہوتا ہے۔ کافی مقدار میں دن رات بہتا رہتا ہے جو سفید رنگ کا ہوتا ہے ایسی مریضہ

میں موٹاپے کا رجحان ہوتا ہے جو سردی سے بہت جلد متاثر ہوتی ہے۔ چلنے پر اور بیٹھنے میں انہیں کمر میں بہت کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ اس دوا کو 200 اور 1 M پوٹینسی میں استعمال کریں۔

کالی بائی کرو میکم (KALI BICHROMICUM)

لیکوریا پیلا اور ڈوری جیسا ہوتا ہے یعنی گرتے گرتے لمبے دھاگے کی شکل اختیار کرلیتا ہے۔ کمر میں کافی درد اور کمزوری کا احساس ہوتا ہے۔ ایسی مریضہ کو وقت سے بہت پہلے ماہواری شروع ہوجاتی ہے۔ شرم گاہ کے حصے میں کافی کھجلاہٹ ہوتی ہے۔ گرمی کے موسم میں اسے کافی تکلیف ہوتی ہے۔ اسے سر میں درد کے ساتھ چکر بھی آتا ہے۔ اس دوا کو 30 اور 200 پوٹینسی میں استعمال کریں۔

کریوزوٹم (KREOSOTUM)

ماہواری سے قبل اور اس کے بعد لیکوریا گرتا ہے جو بہت ہی تلخ' بدبودار اور تیزابیت والا ہوتا ہے اور جس کا رنگ پیلا ہوتا ہے' جن جگہوں میں گرتا ہے جسم کے وہ حصے گھس کر لال ہوجاتے ہی ہیں اور دکھنے لگتے ہیں۔ کپڑے کا رنگ پیلا ہوجاتا ہے اور اس جگہ سختی آجاتی ہے۔ ایسی عورت میں ماہواری وقت سے پہلے شروع ہوتی ہے' کافی دنوں تک جاری رہتی ہے اور کافی مقدار میں بہتی رہتی ہے۔ اسے سردی برداشت نہیں ہوتی۔ اس دوا کو 6' 30 اور 200 پوٹینسی میں استعمال کریں۔

پلسے ٹیلا نگر یکینس (PULSATILLA NIGRICANS)

لیکوریا بالکل دودھ جیسا ہوتا ہے۔ لیکوریا کے ساتھ پیٹ میں درد بھی ہوتا ہے۔ لیکوریا میں خارج ہونے والا مادہ تلخ ہوتا ہے جس سے جلن محسوس ہوتی ہے۔ مریضہ کی زبان کے اوپر زرد تہہ جمی ہوتی ہے۔ اور بالکل سوکھی ہوئی ہوتی ہے مگر اسے

پیاس نہیں لگتی۔ شام کے بعد سے لیکوریا کا اخراج بڑھنے لگتا ہے۔ کھلی ہوا اسے کو بے حد پسند ہوتی ہے۔ اس دوا کو 30 اور 200 پوٹینسی میں استعمال کریں۔

سیپیا (SEPIA)

لیکوریا کا رنگ یا تو پیلا ہوتا ہے یا پھر سبز رنگ کا ہوتا ہے۔ اس میں کافی خارش ہوتی ہے کیوں کہ یہ بہت تلخ آمیز ہوتا ہے۔ مریضاؤں میں لیکوریا سفید یا بالکل دودھ جیسا بھی ہوتا ہے۔ اس کو یہ احساس ہوتا ہے کہ جیسے پیٹ کے تمام اعضاء اندام نہانی کے راستے سے باہر کی طرف نکل رہے ہوں۔ اسی لئے وہ ہمیشہ ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں کے اوپر چڑھا کر بیٹھتی ہے تاکہ وہ اعضاء باہیر نکلنے نہ پائیں۔ اس دوا کو 30 اور 200 پوٹینسی میں استعمال کریں۔

سلفر (SULPHUR)

درد اور جلن کے ساتھ لیکوریا خارج ہوتا ہے، جس سے شرم گاہ میں کافی درد بھی ہوتا ہے۔ لیکوریا پتلا اور زردی مائل رنگ کا ہوتا ہے۔ لیکوریا سے پیڑو کے حصے میں چبھن جیسا درد ہوتا ہے اور اندام نہانی میں جلن ہوتی ہے جس سے کافی خارش بھی ہوتی ہے۔ لیکوریا دن کے وقت گرتا رہتا ہے۔ ایسی عورت کے سر کے اوپری حصہ میں کافی گرمی کا احساس ہوتا ہے اور ہتھیلی اور پاؤں کے تلوؤں میں بھی جلن ہوتی ہے جس پر پانی رکھنے سے اچھا معلوم ہوتا ہے۔ اس دوا کو 200 اور 1 M پوٹینسی میں استعمال کریں۔

سیفی لینم (SYPHILINUM)

لیکوریا کافی بدبودار اور پیلے رنگ کا ہوتا ہے۔ یہ کافی مقدار میں خارج ہوتا رہتا ہے۔ لیکوریا کے ساتھ کمر میں درد بھی ہوتا ہے۔ رات سے لے کر صبح صادق

تک لیکوریا کا اخراج بڑھ جاتا ہے۔ اس کے پیچھے مغلس کا سبب ہوتا ہے۔ مریضہ کی یادداشت بالکل کمزور ہوجاتی ہے۔ حتیٰ کہ نام اور تاریخ تک یاد نہیں رہتی۔ اسے 200 پوٹینسی میں استعمال کریں۔

حد سے زیادہ ماہواری کے ہومیوپیتھک معالجات

(HOMOEOPATHIC THERAPEUITCS OFMENORRHAGIA)

ایمونیم کاربو نیکم (AMMONIUM CARBONICUM)

وقت سے پہلے ماہواری شروع ہوتی ہے اور کافی مقدار میں درد کے ساتھ اخراج ہوتا ہے۔ خون کا رنگ کالا اور جما ہوا ہوتا ہے۔ مریضہ کی جانگھوں میں بھی درد کا احساس ہوتا ہے۔ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ اس قسم کی مریضہ کی ناک بند ہوتی محسوس ہوتی ہے۔ اسی لئے ناک کے سوکھے پن کا دور کرنے کے لئے ناک میں سونگھنے والی دوا کا استعمال کرتی ہے۔ جب وہ صبح کے وقت منہ دھوتی ہے تو اس کی ناک سے خون گرتا ہے۔ اس دوا کو 6، 30 اور 200 پوٹینسی میں استعمال کریں۔

بیلا ڈونا (BELLADONNA)

وقت سے پہلے اور کافی مقدار میں خون خارج ہوتا ہے اور کافی دنوں تک خون گرتا رہتا ہے۔ خون کا رنگ بالکل سرخ ہوتا ہے اور مریضہ کو گرمی کا احساس ہوتا ہے۔ اسے یہ احساس ہوتا ہے کہ گویا پیٹ کے اعضاء باہر کی طرف نکل کر آرہے ہوں۔ سر میں دھب دھباہٹ کے ساتھ درد ہوتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے سر

بالکل پھٹا جارہا ہو۔ متلی اور گشتی کی وجہ سے مریضہ بیٹھ نہیں پاتی ہے۔ پیڑو میں کافی درد بھی ہوتا ہے۔ اسے 6x، 30 اور 200 پوٹینسی میں استعمال کریں۔

کیل کیریا کاربونیکا (CALCAREA CARBONICA)

وقت سے پہلے، حد سے زیادہ اور کافی دنوں تک ماہواری ہوتی رہتی ہے۔
ماہواری سے پہلے پیٹ میں درد، سر میں درد، چھاتیوں میں بھاری پن کا احساس ہوتا ہے، ماہواری کے دوران مریضہ کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ جیسے اس نے اپنے پاؤں میں بھیگے ہوئے موزے پہن رکھے ہوں۔ سرد آب و ہوا سے بہت جلد متاثر ہوتی ہے اور انڈے کی بڑی شوقین ہوتی ہے۔

کروکس سیٹیوس (CROCUS SATIVUS)

ماہواری ٹھیک وقت پر ہوتی ہے لیکن کافی مقدار میں اور کافی دنوں تک جاری رہتی ہے۔ خون کا رنگ کالا، جما ہوا اور دھاگے کی مانند ہوتا ہے۔ ذرا سی حرکت ہونے سے اس کے اخراج میں تیزی آجاتی ہے۔ مریضہ کو ایک عجیب وغریب قسم کا احساس ہوتا ہے کہ جیسے اس کے پیٹ میں کوئی چیز حرکت کر رہی ہو۔ اسے سیڑھی کے اوپر چڑھنے سے دھڑکن اور کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ مریضہ کی داہنی چھاتی میں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے کوئی زندہ چیز حرکت کر رہی ہو۔ اس دوا کو 6x اور 30 میں استعمال کریں۔

کریوزوٹم (KREOSOTUM)

ماہواری وقت سے پہلے اور کافی مقدار میں رک رک کر ہوتی رہتی ہے۔
مریضہ کو اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ اب وہ ماہواری سے آزاد ہوگئی ہے مگر کچھ ہی گھنٹوں یا پھر دوسرے دن دوبارہ پھر شروع ہوجاتی ہے۔ خون کا رنگ کالا ہوتا ہے

اور کافی بدبودار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جسم کے جس حصے میں گرتا ہے وہاں خارش ہونے لگتی ہے گویا اس میں تیزابیت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اگر فراغت حیض عورتوں میں یہ کیفیت پائی جاتی ہو تو یہ دوا بھی استعمال کی جاسکتی ہے۔ اس دوا کو 6x' 30 اور 200 پوٹینسی میں استعمال کریں۔

فاسفورس (PHOSPHORUS)

ماہواری وقت سے قبل' حد سے زیادہ اور کافی دنوں تک جاری رہتی ہے۔ کمزوری کے ساتھ پاؤں میں ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔ پیٹ میں خالی پن کا احساس ہوتا ہے۔ ایسی مریضہ کو کھانے کے بعد کافی ڈکار آتے ہیں۔ دیکھنے میں اس کا رنگ صاف ہوتا ہے وہ لمبی اور دبلی پتلی ہوتی ہے۔ وہ ٹھنڈی غذا اور ٹھنڈا پانی' آئس کرم' ملائی کی برف وغیرہ کھانے کی بڑی شوقین ہوتی ہے۔ اس دوا کو 30 اور 200 پوٹینسی میں استعمال کریں۔

سباینا (SABINA)

ماہواری اس قدر زیادہ اور ایک لمبی مدت تک ہوتی ہے کہ مریضہ بے حد کمزور ہوجاتی ہے۔ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ خون آدھا رقیق اور آدھا جما ہوا ہوتا ہے۔ ماہواری کے ساتھ درد بھی ہوتا ہے جو کمر سے پیڑو میں پھیلتا ہے۔ ایسی عورتیں جن میں مینور یجیا بار بار دیکھا جاتا ہے' حمل گر ہوجاتے ہیں۔ ایسی عورتوں کے لئے یہ ایک مفید دوا ہے۔ اسے مدر ٹنکچر (Q)' 6' 30 اور 200 پوٹینسی میں استعمال کریں۔

سٹی لیگومیڈس (USTILAGO MAYDIS)

فراغت حیض میں کافی مقدار میں ماہواری ہوتی ہے یا پھر حمل ضائع ہونے کے بعد دو سے تین' ہفتوں تک خون خارج ہوتا رہتا ہے۔ خون کا رنگ کالا اور جما

ہوا ہوتا ہے اور دھاگے کی شکل میں گرتا رہتا ہے۔ زچگی کے بعد اگر بہت زیادہ اور کافی دنوں تک خون بہتا رہے تو یہ دوا استعمال کی جاسکتی ہے۔ اس دوا کو مدر ٹنکچر (Q)، 3x، 30 اور 200 پوٹینسی میں استعمال کریں۔

بچّہ دانی سے خون کا بہنا اور ہومیو پیتھی معالجات

(HOMOEOPATHIC THERAPEUTICS OF UTERINE HAEMORRHAGE)

اری جیرون (ERIGERON)

پیشاب کی تکلیف کے ساتھ بچہ دانی سے خون بہتا ہے جو کافی مقدار میں بالکل سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ ایسا احساس ہوتا ہے کہ جیسے بچہ دانی باہر کی طرف نکلی آ رہی ہو۔ اس کے ساتھ بار بار پاخانے کے راستے اور پیشاب کی تھیلی میں جلن ہوتی رہتی ہے۔ ذرا سی حرکت سے خون بہنا شروع ہوجاتا ہے۔ ماہواری کے بجائے ناک سے خون گرتا ہے۔ اس دوا کو مدر ٹنکچر (Q) اور 3x میں استعمال کریں۔

ہیما میلس ورجینیکا (HAMAMELIS VIRIGICA)

بچہ دانی سے رک رک کر خون بہتا رہتا ہے۔ اسقاط حمل اور زچگی کے بعد خون گرنے سے یہ دوا کارگر ثابت ہوتی ہے۔ خون کا رنگ کالا ہوتا ہے اور کافی مقدار میں بہتا ہے۔ پیٹ میں ہلکا ہلکا درد ہوتا ہے اکثر ماہواری کے درمیانی وقفہ میں خون گرنا شروع ہوجاتا ہے۔ آہستہ آہستہ خون بہتا ہی رہتا ہے۔ اس دوا کو مدر ٹنکچر (Q) اور 6 پوٹینسی میں استعمال کریں۔

سیکیل کورنوٹم (SECALE CORNUTUM)

آہستہ آہستہ بچہ دانی سے خون رستا رہتا ہے۔ ایسی مریضہ بالکل ہی دبلی پتلی اور ڈھانچے کی مانند دکھائی دیتی ہیں۔ خون کا رنگ کالا ہوتا ہے۔ آہستہ آہستہ پانی کی شکل میں دوسری ماہواری تک خون بہتا رہتا ہے لیکن پیٹ میں درد بہت ہی معمولی سی جلن کے ساتھ ہوتا ہے۔ اگرچہ ایسی مریضہ کا پورا بدن ٹھنڈا ہوجاتا ہے لیکن پھر بھی کپڑے ڈھکے رکھنا پسند نہیں کرتیں اور ٹھنڈک سے اس کے برعکس آرام ہی ملتا ہے۔ اسے 30 اور 200 پوٹینسی میں استعمال کریں۔

تھیلسپی برسا پیسٹورس (THLASPI BURSA PASTORIS)

کافی مقدار میں اور باربار ماہواری ہوتی ہے۔ بچہ دانی میں کافی شدت کے ساتھ درد بھی ہوتا ہے۔ ہر دوسرے ماہ ماہواری حد سے زیادہ ہوتی ہے خون کا رنگ کالا اور بدبودار ہوتا ہے۔ کپڑے پر لگے دھبے بہت مشکل سے دھل پاتے ہیں۔ اس قدر ماہواری ہوتی ہے کہ دوسرامہینہ قریب آجاتا ہے۔ ایسی مریضہ لیکوریا کی تکلیف سے بھی پریشان رہتی ہے۔ اس دواکو مدر ٹنکچر (Q)، 3x اور 3x پوٹینسی میں استعمال کریں

ٹریلیم پینڈولیم (TRILLIUM PENDULUM)

فراخت حیض میں اگر بچہ دانی سے خون بہتا ہے تو ایسی حالت میں یہ دوا بہت ہی کارگر ہوتی ہے۔ مریضہ کو ایسا احساس ہوتا ہے کہ جیسے کمر سے اس کے کولھے کٹ کر گر رہے ہوں۔ اسی لئے وہ کمر کے حصے کے کپڑے کو زور سے یعنی کس کر باندھے رکھتی ہے۔ خون کا رنگ بالکل سرخ ہوتا ہے جو چلنے پھرنے سے بہت تیزی کے ساتھ بہتا ہے۔ اسے مدر ٹنکچر اور 3x میں استعمال کریں۔

نوٹ : مندرجہ بالا دواؤں کے علاوہ مینوریجیا میں بیان کی گئی دوائیں بھی میٹرو ریجیا کے مریضاؤں کے لئے استعمال کی جاسکتی ہیں۔

بچہ دانی کے ٹیومر کے ہومیوپیتھک معالجات

(HOMOEOPATHIC THERAPEUTICS OF UTERINE TUMOUR)

اورم میوریا ٹیکم میٹرونیٹم
(AURUM MURIATICUM MATRONATUM)

یہ دوا بچہ دانی کے ٹیومر کے لئے بہت کار آمد سمجھی جاتی ہے۔ ڈاکٹر برنیٹ کے مطابق جتنی افادیت اس مرض کے مریضاؤں کے لئے اس دوا میں پائی جاتی ہے دوسری کسی دوا میں نہیں پائی جاتی۔ ٹیومر کافی بڑے سائز کا ہوتا ہے کہ پیڑو کا نچلا حصہ بچہ دانی سے بھر جاتا ہے۔ ایسی عورت میں ہائی بلڈ پریشر بھی ہوتا ہے اور اس کی بیضہ دانیاں بہت سخت ہوجاتی ہیں۔ ٹیومر کی وجہ سے بچہ دانی بھی بہت سخت ہوجاتی ہے۔ اس دوا کو 3 x (ٹرائی چوریشن) 6 اور 30 پوٹینسی میں استعمال کریں۔

کیل کیریا آیوڈاٹا (CALCAREA IODATA)

ایسی مریضہ موٹی ہوتی ہے' اور سردی سے بہت جلد متاثر ہوتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گلٹیاں ابھر آتی ہیں۔ بعض مریضاؤں میں یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ سن بلوغیت میں ان کے گلے کی گلٹیاں اور تھائی رائیڈ گلینڈ بھی بڑھ جاتے ہیں۔ بچہ دانی کے ٹیومر چھوٹے بھی ہوتے ہیں اور بڑے بھی۔ اگر یہ کھلی اور سرد ہوا میں سواری کرتی ہیں تو ان کے سر میں درد ہونے لگتا ہے۔ سردی کے ساتھ ساتھ انہیں

چھینکیں بھی آنے لگتی ہیں۔ اس دوا کو 2 x اور 3 x (ٹرائی چوریشن) اور 6، 30 اور 200 پوٹینسی میں استعمال کریں۔

کارسی نوسن (CARCINOSIN)

یہ ایک ایسی دوا ہے جو بچہ دانی کے ٹیومر میں استعمال کی جاتی ہے۔ اگر کسی مریضہ کے خاندان میں کینسر کی ہسٹری ملتی ہو یا خود مریضہ میں کینسر جیسے مہلک مرض کی علامتیں یا رجحان پایا جاتا ہو تو اس عورت کے لئے یہ دوا بڑی مفید ثابت ہوتی ہے۔ کینسر کی وجہ سے بچہ دانی میں ہونے والے تکلیف دہ درد کو کم کرنے اور مریضہ کو آرام پہنچانے کے لئے یہ دوا اکثر استعمال کی جاتی ہے۔ ایسی مریضہ کی بچہ دانی سے خون بھی بہتا رہتا ہے اور پیشاب میں کافی جلن ہوتی ہے اور پیشاب کافی رک رک کر آتا ہے۔ مریضہ کو نیند نہیں آتی اور نہ ہی بھوک لگتی ہے۔ ایسی عورت نفاست پسند ہوتی ہے اور بعض خواتین کی چھاتیاں بڑی اور سخت ہوجاتی ہیں۔ اس کے علاوہ جسم کے دوسرے حصے کی گلٹیاں بھی ابھر آتی ہیں۔ اس دوا کو 30 اور 200 کی پوٹینسی میں استعمال کریں لیکن بار بار دہرانے سے پرہیز کریں۔

کونیم میکولیٹم (CONIUM MACULATUM)

یہ دوا غیر شادی شدہ عورتوں، بیواؤں اور جنسی خواہشات کو دبا کر رکھنے والی عورتوں کے لئے مفید ثابت ہوتی ہے۔ اگر ایسی عورتوں میں بچہ دانی کے ٹیومر ہوتے ہیں تو یہ دوا انہیں شفا بخشنے میں مدد کرسکتی ہے۔ اگرچہ شفا بخشنے کا کام اللہ کے ہاتھوں ہے، اس کی مرضی کے بغیر تو ایک پتہ بھی نہیں ہل سکتا۔ ایسی عورت کی ہسٹری لینے پر پتہ چلتا ہے کہ ماہواری کے وقت اس کے چہرے پر دانے نکل آتے ہیں اور اس کی چھاتیاں بھاری ہوجاتی ہیں جو ماہواری کے ختم ہوتے ہی یہ علامات غائب ہوجاتی ہیں۔ اسے چکر بھی آتا ہے حتیٰ کہ سر گھمانے پر سر چکراتا ہے۔ اس دوا کو 30، 200 اور

1M پوٹینسی میں استعمال کریں۔

فریکسی نس ایمریکانا(FRAXINUS AMERICANA)

ٹیومر کی وجہ سے بچہ دانی بڑی ہوجاتی ہے اور باہر کی طرف آنے لگتی ہے جس کا احساس مریضہ کو ہوتا ہے کہ جیسے کوئی بھاری چیز باہر کی طرف نکل کر آرہی ہو۔ اس کے علاوہ دوپہر اور رات کے وقت مریضہ کے پیروں میں اکڑن ہوتی رہتی ہے۔ ماہواری کے وقت شدت کا درد ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اسے لیکوریا کی بھی شکایت ابھی ہے۔ ایسی مریضہ افسردہ پریشان اور بے چین رہتی ہے۔ اس دوا کو مدر ٹنکچر اور X 3 پوٹنسی میں استعمال کریں۔

کالی آیوڈیٹم (KALI IODATUM)

ایسی مریضہ میں بچہ دانی میں ٹیومر کے علاوہ پرانی سردی اور بار بار چھینکوں کی بھی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ سردی اس قدر پریشان کن ہوتی ہے کہ ناک صاف کرتے کرتے اس میں جلن سی محسوس ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ہی پیشانی کے حصے میں سائنو سائی ٹس کا درد بھی ہوتا ہے۔ جسم کی گلٹیاں خاص کر گلے میں پائی جانے والی گلٹیاں ابھر آتی ہیں۔ ایسی عورت کو کھلی ہوا راس آتی ہے۔ اس دوا کو 30 اور 200 پوٹینسی میں استعمال کریں۔

لیپس ایلبس (LAPIS ALBUS)

ٹیومر کے علاوہ بچہ دانی میں ناقابل برداشت جلن کے ساتھ درد ہوتا ہے اور اس سے کافی مقدار میں خون بہتا ہے۔ ایسی مریضہ کو باربار بھوک لگتی ہے اور اس کی چھاتیوں میں بھی ٹیومر ہوجاتا ہے۔ گردن کے دونوں طرف گلٹیاں ابھر آتی ہیں یہ دوا بچہ دانی کے کینسر میں بھی استعمال کی جاتی ہے۔ اس دوا کو 2X، 3X اور 6X پوٹینسی میں استعمال کریں۔

تھوجا آکسی ڈینٹالس (THUJA OCCIDENTALIS)

ایسی عورت کی بچہ دانی میں ٹیومر کے علاوہ اس کی بائیں بیضہ دانی میں کافی درد ہوتا ہے جو ماہواری کے وقت کافی بڑھ جاتا ہے۔ اس میں ماہواری کم اور رک رک کر آتی ہے۔ اس کے علاوہ اس میں سبز رنگ کا لیکوریا بھی ہوتا ہے۔ اگر ایسی مریضہ میں ٹیکا لگانے کی ہسٹری پائی جائے تو اور بھی بہتر ہے۔ اس کے ذہن میں ہر وقت یہی چھایا رہتا ہے کہ جیسے اس کے بغل میں کوئی کھڑا ہوا ہے یا پھر اس کے پیٹ میں کوئی زندہ شے حرکت کر رہی ہے۔ اسے گوشت اور چائے بہت پسند ہیں لیکن سبزیاں کھانا نہیں چاہئیں۔ اس دوا کو 200 اور 1M پوٹینسی میں استعمال کریں۔

اسقاط حمل کے ہومیوپیتھک معالجات
(HOMOEOPATHICS THERAPEUTIC OF ABORTION OR MISCARRIAGE)

ایکونائی ٹم نیپلس (ACONITUM NAPELLUS)

دوران حمل اگر کسی عورت کے ساتھ کوئی ایسا واقعہ پیش آجائے جس سے اس کے دل و دماغ پر خوف و ہراس طاری ہو جائے اور اس کا اثر باقی رہے تو حمل کا اسقاط ہو جاتا ہے اور خون بہنے لگتا ہے اسے موت سے اس قدر ڈر ہونے لگتا ہے کہ وہ موت کادن حتیٰ کہ وقت بھی بتاتی ہے اور کہتی ہے کہ اب وہ نہیں بچ پائے گی۔ ذہن میں ہروقت پریشانی اور الجھن رہتی ہے۔ ذرا ذرا سی بات پر گھبراجاتی ہے۔ سو کر اٹھنے سے سر میں چکر سا آتا ہے۔ اس دوا کو 30، 200 اور 1 M پوٹینسی میں استعمال کریں۔ ایمرجنسی کی حالت میں یہ دور وقفہ پر دہرائی جاسکتی ہے۔

ایکٹیاریسی موسا (ACTAEA RACEMOSA)

اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ بہت سی عورتیں مایوسی کے ساتھ آکر کہتی ہیں کہ ڈاکٹر صاحب جب حمل تیسرے مہینے کا ہوتا ہے تو ضائع ہوجاتا ہے۔ ایسی عورتوں میں ایسے واقعات حتیٰ کہ پانچ پانچ بار ہوجاتے ہیں۔ ایسی حالت میں یہ دوا بہت کارگر ثابت ہوتی ہے۔ کچھ عورتیں ایسی دیکھی جاتی ہیں جو حاملہ تو ضرور ہوتی ہیں مگر بچہ مردہ پیدا ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں بھی اگر یہ دوا استعمال کی جائے تو انشاء اللہ! مایوسی کا سامنا

نہیں کرنا پڑے گا اور عورت ماں بننے کے قابل ہوجائے گی۔اس دوا کے استعمال سے زچگی کے وقت کی تکلیفیں بھی کم ہوجاتی ہیں اور کم مدت میں بچے کا جنم بھی ہوجاتا ہے۔ اس دوا کو سیمی سی فیوگاریسی موسا بھی کہا جاتا ہے۔ اسے 1x '3x '6x' اور 30 پوٹینسی میں استعمال کریں۔

ایلیٹرس فیری نوسا (ALETRIS FARINOSA)

ایسی حاملہ عورتیں بہت ہی کمزور ہوتی ہیں اور ہر وقت تھکی سی ہوتی ہیں ان میں خون کی بھی کمی ہوتی ہے۔ جب بھی حاملہ ہوتی ہیں حمل ضائع ہوجاتا ہے۔ کافی مقدار میں خود گرجاتا ہے اور حمل کے وقت ان کے عضلات (مسل) میں درد ہوتا ہے۔ اسے مدر ٹنکچر 1x '2x اور 3x پوٹینسی میں استعمال کریں۔

آرنیکا مونٹانا (ARNICA MONTANA)

گرنے کے بعد حمل کے گرنے کا خطرہ لاحق ہوجائے تو یہ دوا مفید ثابت ہوسکتی ہے۔ حاملہ عورت کو یہ احساس ہوتا ہے کہ جیسے بچہ آڑی یعنی ترچھے پوزیشن میں ہوگیا ہو۔ گرنے کے بعد خون بھی جاری ہوجاتا ہے۔ اگر فوراً اس دوا کو استعمال کی گئی تو حمل کو ضائع ہونے سے بچایا جاسکتا ہے۔ اسے 6 اور 30 پوٹینسی میں استعمال کریں۔

بپٹیسیا ٹنکٹوریا (BAPTISA TINCTORIA)

گھریلو حالات کی وجہ سے ذہنی افسردگی یا ذہنی دباؤ اور صدمے کی وجہ سے حاملہ عورت کو حمل کے ضائع ہونے کا خطرہ لاحق ہوجاتا ہے۔ بعض دفعہ تو یہ بھی دیکھا جاتا ہے حمل کے دوران اگر بخار آجاتا ہے تو کم بخار میں بھی حمل کے نقصان ہونے کا خدشہ ہوجاتا ہے حالانکہ ایسا سانحہ بہت کم خواتین کے ساتھ رونما ہوتا ہے اور

وہ بھی ٹائیفائیڈ بخار کے ہونے سے اس دوا کو مدر ٹنکچر 3 x، 6x، 30 اور 200 پوٹینسی میں استعمال کریں۔

کالوفائی لم (CAULOPHYLLUM)

یہ ایسی دوا ہے جو حمل کو ضائع ہونے سے روکتی ہے اگر کسی عورت کا بار بار حمل گرجاتا ہو تو یہ دوا کارگر ثابت ہوسکتی ہے۔ ایسی عورتوں میں بچہ دانی کی کمزوری سے حمل ضائع ہوجاتاہے۔ آہستہ آہستہ اور معمولی مقدار میں خون بہتا رہتا ہے جس کی وجہ سے پیٹ میں شدت کا درد ہوتا ہے جو نا قابل برداشت ہوتا ہے' یہ درد پیٹ سے جانگھ' سینہ اور پیٹھ حتیٰ کہ جسم کے پورے حصے میں پھیل جاتاہے۔ اس دوا کو مدر ٹنکچر 3x، 6x، 30' اور 200 پوٹینسی میں استعمال کریں۔

سنامونم (CINNAMONUM)

چلتے چلتے پاؤں پھسل جانے یا غلط قدم پڑجانے یا بھاری سامان اٹھانے یا پھر پیڑو کے حصے میں تناؤ یا دباؤ پڑنے سے بھی حمل کو خطرہ لاحق ہوجاتا ہے اور اس طرح حمل ضائع ہوجاتا ہے۔ اس حادثہ کے بعد ہی کافی مقدار میں بالکل سرخ خون گرنے لگتا ہے۔ ناک میں کھجلاہٹ ہونے لگتی ہے اور بے حد بے چینی محسوس ہوتی ہے حتیٰ کہ نیند میں بھی پریشانی وبے چینی رہتی ہے۔ مریضہ کبھی دائیں کروٹ تو کبھی بائیں کروٹ بدلتی رہتی ہے۔ اس دوا کو مدر ٹنکچر 3 x' اور 6 x' پوٹینسی میں استعمال کریں۔

اگنیشیا (IGNATIA)

اگر کسی حاملہ عورت کو ذہنی صدمہ پہنچتا رہے اور وہ اس صدمے کو دبائے رکھتی ہو تو اس کا اثر حمل پر پڑسکتا ہے' جس کے نتیجے میں حمل کا نقصان ہوسکتا ہے۔ ایسی عورتیں تنہائی میں کراہتی رہتی ہیں اور دکھ کا اظہار نہیں کرتیں۔ ان کے معدے

میں خالی پن کا احساس بھی ہوتا ہے۔ پیٹ میں مروڑ شروع ہوجاتا ہے اور پھر حمل ضائع ہوجاتا ہے کالا کالا خون گرنا شروع ہوجاتا ہے۔ اس دوا کو30، 200، اور 1 M، پوٹینسی میں استعمال کریں۔

سیبائی نا(SABINA)

جن عورتوں میں حمل کے پہلے تین مہینوں کے دوران حمل ضائع ہوتے ہیں ان عورتوں کے لئے ایک یہ مفید دوا ہے۔ خاص کر ان عورتوں کے لئے یہ بے حد مفید ہے، جن میں پہلی ماہواری سن بلوغ سے بہت قبل شروع ہوئی ہو۔ اور حاملہ ہونے کے تیسرے مہینے میں حمل گر ہوجاتا ہو۔ تیسرے مہینے کے شروع ہونے سے ختم ہونے کے دوران اچانک سرخ رنگ کا خون بہنا شروع ہوتا ہے۔ اور پھر جما ہوا خون آنے لگتا ہے۔ یہ اخراج کافی مقدار میں ہوتا ہے۔ اس کے بعد کمر میں شدید درد ہوتا ہے۔ جو پھیل کر پیڑو کے نچلے حصے تک آتا ہے۔ ایسا احساس ہوتا ہے کہ اس جگہ کی ہڈی ٹوٹ کر بکھر رہی ہو۔ اس دوا کو مدر ٹنکچر3x، 30 اور 200 پوٹینسی میں استعمال کریں۔

سیکیل کورنوٹم (SECALE CORNUTUM)

حمل جب تیسرے مہینے میں پہنچتا ہے تو یہ ضائع ہوجاتا ہے۔ وزنی سامان اٹھانا، سخت محنت کا کام کرنا اور پیٹ پر دباؤ پڑنا اس کے اسباب ہیں۔ اس قسم کی حاملہ عورتیں دیکھنے میں بالکل ہی دبلی پتلی یعنی ڈھانچے کی مانند ہوتی ہیں۔ حادثہ کے بعد درد کے ساتھ پتلا کالا خون بہنے لگتا ہے۔ جسم کو چھونے سے ٹھنڈک کا احساس ہوتا ہے لیکن مریضہ جسم کو ڈھکے رہنا پسند نہیں کرتی۔ اسے ایسا احساس ہوتا ہے گویا جسم کے ہر حصہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہوں۔ اس لئے اسے اندرونی طور پر گرمی لگتی ہے۔ اس دوا کو مدر ٹنکچر 3x، 6x، 30اور 200 میں استعمال کریں۔

وائی برنم اوپولس (VIBURNUM OPULUS)

جن عورتوں میں شروع سے ہی ماہواری کی تکلیف رہی ہو یعنی ہمیشہ مقررہ تاریخ گزرنے کے بعد ہوتی ہو اور وہ بھی چند گھنٹوں کے بعد ختم ہوجاتی ہو اور ان میں حمل ٹھہرتا نہ ہو بلکہ شروع کے مہینوں میں ہی ضائع ہوجاتا ہو توایسی عورتوں کے لئے یہ دوا کارآمد ثابت ہوتی ہے۔ اس دوا کے استعمال سے مستقبل میں ہونے والے حمل کو ضائع ہونے سے بچایا جاسکتا ہے۔ پیٹ میں اکڑن شروع ہوجاتی ہے اور جانگھوں تک پھیل جاتی ہے۔ جب اس قسم کی عورت جب علاج کے لئے آتی ہے تو پتہ چلتا ہے کہ ماضی میں اس کے کئی حمل اس طرح سے ضائع ہوچکے ہیں۔ ایسی مایوس عورتیں اس دوا کے استعمال سے ماں بننے کے قابل ہوجاتی ہیں۔ اس دوا کو مدر ٹنکچر 3x، 6x، اور 30 پوٹینسی میں استعمال کریں۔

نوٹ:۔ آج کل سماج میں اس قدر برائی اس قدر پھیل گئی ہے کہ جنسی بے راہ روی عام ہوتی جارہی ہے۔ اسی جنسی بے راہ روی اور کھلی آزادی کا نتیجہ ہے کہ بہت ساری لڑکیاں ایسی ہیں جو بہکاوے میں آکر اپنے جذبات پر قابو نہیں پاتیں اور وہ شادی سے قبل ہی حاملہ ہوجاتی ہیں۔ یہ کلنک سماج کے لئے ایک بد نما داغ سمجھا جاتا ہے جسے مٹانے کے لئے انہیں اسقاط حمل یعنی پیٹ گرانا پڑتا ہے جس کا مستقبل میں برا اثر پڑتا ہے۔ اسقاط حمل کرانے والی دوسری قسم کی وہ عورتیں ہیں جو شادی شدہ ہوتی ہیں۔ وہ اپنی فیملی کو چھوٹی اور خوشحالی رکھنے کے لئے ان چاہے حمل واش کرا دیتی ہیں۔ جس سے ان کی صحت پر برا اثر پڑتا ہے۔ ان دونوں حالات میں برے اثرات کو زائل کرنے کے لئے ہیلونیاس ڈایوایکا (HELONIAS DIOICA) سباینا اور (SABINA) مدر ٹنکچر، 3x، اور 30 پوٹینسی میں استعمال کریں۔

(BIBLIOGRAPHY) کتابیات

1. Harrison's Principles of Internal Medicine; International Student's Edition (6th Edition)
2. The Principles and Practice of Medicine; Edited by Sir Stanley Davidson; 7 th Edition
3. Dorland's Pocket Medical Dictionary; 21st Edition.
4. Dictionary of Practical Materia Medica; by John Henry Clarke; Vols. I, II & III
5. Pocket Manual of Homoeopathic Materia Medica; by William Boericke; 9th Edition.
6. Keynotes and Characteristics with Compa-risions by H.C. Allen.
7. Clinical Gynaecology; by James C. Wood
8. Text Book of Materia Medica; by Dr. S.K. Dubey
9. Repertory of the Homoeopathic Materia Medica; by Dr. J. T. Kent; 6th American Edition
10. Johnson's Therapeutic Key by I. D. Johnson.
11. A Clinical Repertory of the Dictionary of Materia Medica; By J. H. Clarke.
12. Text Book of Preventive and Social Medicine; by J. E. Park and K. Park 8th Edition.
13. Text book of Physiology; by Dr. C. Chatterjee